يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا

"اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو" (القرآن)

کم علم خطباء و واعظین کی زبانوں پہ

100 مشہور ضعیف احادیث



تحقیق و ترتیب

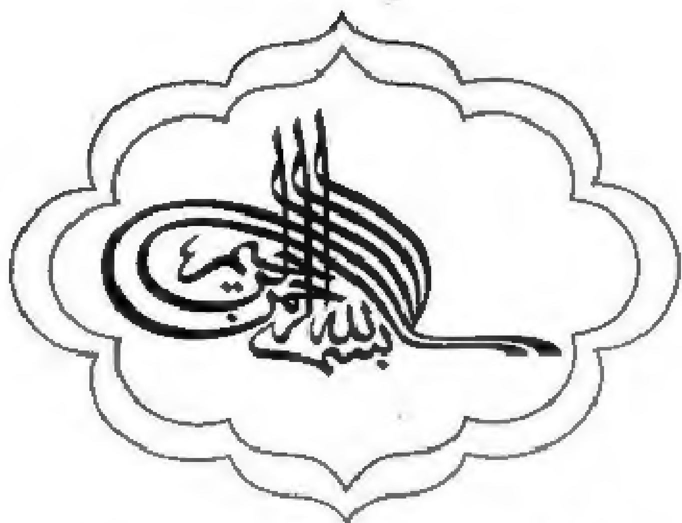
شیخ احسان بن محمد العتیبی حفظہ اللہ

ترجمہ و تقدیم

حافظ عمران ایوب لاہوری حفظہ اللہ



فقہ الحدیث پبلیکیشنز



شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

خطبہ مسنونہ

﴿إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ﴾

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران: ١٠٢]

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ [النساء: ١]

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ [الأحزاب: ٧٠-٧١]

﴿أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ﴾

"یقیناً تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں، اس کی مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش مانگتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کے شر اور اپنی بداعمالیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ اپنے در سے دھتکار دے اس کے لیے کوئی رہبر نہیں ہو سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے وہ

اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر صرف اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔"

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اس جان سے اس کی بیوی کو بنایا اور پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور انہیں (زمین پر) پھیلایا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے ذریعے (یعنی جس کے نام پر) تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں (کو توڑنے) سے بچو۔ بے شک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔"

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ایسی بات کہو جو محکم (سیدھی اور سچی) ہو' اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔"

"حمد وصلاۃ کے بعد یقیناً تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں جو (اللہ کے دین میں) اپنی طرف سے نکالے جائیں' دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم کی آگ ہے۔"(1)

---

(1) [صحیح : صحیح ابو داود (1860) كتاب النكاح : باب خطبة النكاح ' ابو داود (2118) نسائی (104/3) حاکم (182/2) بیهقی (146/7) تمام المنة (ص ،334-335) إرواء الغليل (608)]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو لوگوں تک دو طرح سے پہنچایا ہے: ایک قرآن کے ذریعے اور دوسرے حدیث کے ذریعے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس دین (یعنی قرآن و حدیث) کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں یہ وضاحت موجود ہے۔ اس لیے جس طرح قرآن من و عن محفوظ ہے اسی طرح حدیث بھی اپنی اصل صورت میں محفوظ ہے۔ ان دونوں کو اپنی حقیقت سے آج تک نہ کوئی مٹا سکا ہے اور نہ ہی کوئی قیامت تک مٹا سکے گا۔

تاہم اس سے مجال انکار نہیں کہ مختلف ادوار میں مختلف بد طینت، کذاب، زنادقہ اور اسلام دشمن عناصر نے دین میں تحریف اور رخنہ اندازی کے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے ایسی ایسی روایات گھڑیں کہ جن کا عہد رسالت میں کہیں نام و نشان تک نہیں تھا۔ مگر چونکہ دین کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے اس لیے اس نے ہر دور میں ایسے ثقہ علماء و محدثین کو پیدا فرمایا جنہوں نے کمال محنت اور عرق ریزی سے احادیث کے مجموعے سے ضعیف اور من گھڑت روایات کو الگ کر کے رکھ دیا اور سنت نبوی کو صحیح احادیث کے شفاف آئینے میں دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔

ان عظیم ہستیوں میں ایک نام دورِ حاضر کے محدث "علامہ ناصر الدین البانی"

کا بھی ہے کہ جن کی علمی شخصیت اور کارہائے نمایاں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ انہوں نے جہاں مختلف علمی کتب تصنیف کی ہیں وہاں شبانہ روز محنت سے متعدد کتب حدیث کی صحیح اور ضعیف روایات کو بھی الگ الگ کر دیا ہے۔ اسی تحقیقی سلسلے میں ان کے ایک شاگرد رشید "شیخ احسان بن محمد العتیبی ﷾" کی ایک تازہ کاوش آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

انہوں نے اس کتاب میں اُن 100 مشہور ضعیف اور من گھڑت احادیث کو یکجا کرنے کی سعی کی ہے' جنہیں ہمارے معاشرے کے جاہل خطباء اور واعظین اپنی تقریروں میں پرزور انداز میں بیان کرتے ہیں اور پھر عوام جس طرح سنتے ہیں اسی طرح ان پر عمل شروع کر دیتے ہیں جس سے بدعات کا ظہور ہوتا ہے' حالانکہ ان کی حیثیت نبی کریم ﷺ پر افتراء و کذب بیانی سے زیادہ کچھ نہیں ہوتی۔ یہ کتاب اس لحاظ سے نہایت مفید ہے کہ اس میں ذکر کردہ ضعیف احادیث کو ذہن نشین کرنا انتہائی آسان ہے کیونکہ مرتب ﷾ نے احادیث جمع کرتے ہوئے بغرضِ اختصار بے جا تفصیل سے بچتے ہوئے صرف متنِ حدیث اور حوالہ ہی نقل فرمایا ہے۔

راقم الحروف کو اللہ تعالیٰ نے اس مختصر عربی کتاب کا اردو ترجمہ کرنے کی توفیق بخشی' تو ترجمہ کے ساتھ ساتھ قارئین کے استفادے کے لیے ابتدائے کتاب میں مقدمہ کی صورت میں اُن ضروری معلومات کو بھی جمع کر دیا گیا ہے جو ضعیف اور من گھڑت احادیث سے متعلقہ تھیں۔ یہ مقدمہ ضعیف حدیث کی تعریف' ضعیف حدیث کی اقسام' احادیث گھڑنے کے اسباب' ضعیف حدیث کو ذکر کرنے کا حکم' ضعیف حدیث کو بیان کرنے کا طریقہ' ضعیف حدیث پر عمل کا حکم' ضعیف حدیث کی بنیاد پر دورِ حاضر میں مروّج بدعات' ضعیف و موضوع احادیث سے بچنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تنبیہ' ضعیف احادیث اور بدعات پر عمل سے ہم کیسے بچیں؟' وہ کتب جن میں ضعیف اور موضوع احادیث جمع کی گئی ہیں اور دیگر مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ مقدمہ سے بھی پہلے

اُن ضروری اصطلاحات حدیث کو درج کر دیا گیا ہے جو علم حدیث سے واقفیت کے لیے اساس کی حیثیت رکھتی ہیں۔

یوں الحمدللہ یہ کتاب ہر عام و خاص کے لیے ضعیف حدیث کی معرفت' معاشرے میں مشہور من گھڑت روایات کی پہچان اور بدعات سے بچاؤ کا بہترین ذریعہ بن کر سامنے آئی ہے۔ یقینی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ دورِ حاضر میں یہ کتاب ہر مسلمان گھرانے کی اہم ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے عوام کی اصلاح اور راقم کی فلاح کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

[رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ]

کتبہ

حافظ عمران ایوب لاہوری

تاریخ: 25 ستمبر 2005ء

فون: 0300-4206199

ای میل: hfzimran_ayub@yahoo.com

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر

100 مشہور ضعیف روایات

صفحہ نمبر	مضامین

صفحہ نمبر	مضامین

مضامین	صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	مضامین

چند ضروری اصطلاحاتِ حدیث

حدیث	ایسا قول، فعل اور تقریر جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی گئی ہو۔ سنت کی بھی یہی تعریف ہے۔ یاد رہے کہ تقریر سے مراد آپ ﷺ کی طرف سے کسی کام کی اجازت ہے۔
خبر	خبر کے متعلق تین اقوال ہیں۔ (1) خبر حدیث کا ہی دوسرا نام ہے۔ (2) حدیث وہ ہے جو نبی ﷺ سے منقول ہو اور خبر وہ ہے جو کسی اور سے منقول ہو۔ (3) خبر حدیث سے عام ہے یعنی اس روایت کو بھی کہتے ہیں جو نبی ﷺ سے منقول ہو اور اس کو بھی کہتے ہیں جو کسی اور سے منقول ہو۔
آثار	ایسے اقوال اور افعال جو صحابہ کرام اور تابعین کی طرف منقول ہوں۔
متواتر	وہ حدیث جسے بیان کرنے والے راویوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہو کہ ان سب کا جھوٹ پر جمع ہو جانا عقلاً محال ہو۔
آحاد	خبر واحد کی جمع ہے۔ اس سے مراد ایسی حدیث ہے جس کے راویوں کی تعداد متواتر حدیث کے راویوں سے کم ہو۔
مرفوع	جس حدیث کو نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہو خواہ اس کی سند متصل ہو یا نہ۔
موقوف	جس حدیث کو صحابی کی طرف منسوب کیا گیا ہو خواہ اس کی سند متصل ہو یا نہ۔
مقطوع	جس حدیث کو تابعی یا اس سے کم درجے کے کسی شخص کی طرف منسوب کیا گیا ہو خواہ اس کی سند متصل ہو یا نہ۔
صحیح	جس حدیث کی سند متصل ہو اور اس کے تمام راوی ثقہ دیانت دار اور قوت حافظہ کے مالک ہوں۔ نیز اس حدیث میں شذوذ اور کوئی خفیہ خرابی بھی نہ ہو۔

حسن	جس حدیث کے راوی حافظے کے اعتبار سے صحیح حدیث کے راویوں سے کم درجے کے ہوں۔
ضعیف	ایسی حدیث جس میں نہ تو صحیح حدیث کی صفات پائی جائیں اور نہ ہی حسن حدیث کی۔
موضوع	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں کسی من گھڑت خبر کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔
شاذ	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں ایک ثقہ راوی نے اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کی ہو۔
مرسل	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں کوئی تابعی صحابی کے واسطے کے بغیر رسول اللہ ﷺ سے روایت کرے۔
معلق	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں ابتدائے سند سے ایک یا سارے راوی ساقط ہوں۔
معضل	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کی سند کے درمیان سے اکٹھے دو یا دو سے زیادہ راوی ساقط ہوں۔
منقطع	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کی سند کسی بھی وجہ سے منقطع ہو یعنی متصل نہ ہو۔
متروک	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کے کسی راوی پر جھوٹ کی تہمت ہو۔
منکر	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کا کوئی راوی فاسق، بدعتی، بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا یا بہت زیادہ غفلت برتنے والا ہو۔
علت	علم حدیث میں علت سے مراد ایسا خفیہ عیب ہے جو حدیث کی صحت کو نقصان پہنچاتا ہو اور اسے صرف فن حدیث کے ماہر علماء ہی سمجھتے ہوں۔

صحیحین	صحیح احادیث کی دو کتابیں یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم۔
صحاح ستہ	معروف حدیث کی چھ کتب یعنی بخاری' مسلم' ابوداؤد' ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ۔
جامع	حدیث کی وہ کتاب جس میں مکمل اسلامی معلومات مثلاً عقائد' عبادات' معاملات' تفسیر' سیرت' مناقب' فتن اور روز محشر کے احوال وغیرہ سب کچھ جمع کر دیا گیا ہو۔
اطراف	وہ کتاب جس میں ہر حدیث کا ایسا حصہ لکھا گیا ہو جو باقی حدیث پر دلالت کرتا ہو مثلاً تحفۃ الاشراف از امام مزی وغیرہ۔
اجزاء	اجزاء جزء کی جمع ہے۔ اور جزء اس چھوٹی کتاب کو کہتے ہیں جس میں ایک خاص موضوع سے متعلق بالاستیعاب احادیث جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہو مثلاً جزء رفع الیدین از امام بخاری وغیرہ۔
اربعین	حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی بھی موضوع سے متعلقہ چالیس احادیث ہوں۔
سنن	حدیث کی وہ کتب جن میں صرف احکام کی احادیث جمع کی گئی ہوں مثلاً سنن نسائی' سنن ابن ماجہ اور سنن ابی داود وغیرہ۔
مسند	حدیث کی وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی احادیث کو الگ الگ جمع کیا گیا ہو مثلاً مسند شافعی وغیرہ۔
مستدرک	ایسی کتاب جس میں کسی محدث کی شرائط کے مطابق ان احادیث کو جمع کیا گیا ہو جنہیں اس محدث نے اپنی کتاب میں نقل نہیں کیا مثلاً مستدرک حاکم وغیرہ۔
مستخرج	ایسی کتاب جس میں مصنف نے کسی دوسری کتاب کی احادیث کو اپنی سند سے روایت کیا ہو مثلاً مستخرج ابونعیم الاصبہانی وغیرہ۔
معجم	ایسی کتاب جس میں مصنف نے اپنے اساتذہ کے ناموں کی ترتیب سے احادیث جمع کی ہوں مثلاً معجم کبیر از طبرانی وغیرہ۔

حدیث کی تعریف[1]

لغوی اعتبار سے لفظ حدیث کا معنی ہے "کسی چیز کا نیا اور جدید ہونا۔" اس کی جمع خلاف قیاس "احادیث" آتی ہے۔ جبکہ اصطلاحی طور پر حدیث کی تعریف یہ ہے:

((كُلُّ مَا أُضِيفَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ تَقْرِيرٍ أَوْ صِفَةٍ))

"ہر وہ قول، فعل اور تقریر[2] یا صفت جو نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب ہو اسے حدیث کہتے ہیں۔"

حدیث کی اقسام

صحت وضعف کے لحاظ سے حدیث کی دو قسمیں ہیں:

① مقبول ② غیر مقبول

---

(1) [واضح رہے کہ حدیث سے متعلقہ مذکورہ اکثر و بیشتر تعریفات و معلومات اصطلاحات حدیث پر مشتمل ڈاکٹر محمود طحان کی کتاب "تیسیر مصطلح الحدیث" جو دینی مدارس کا لجز اور یونیورسٹیز کے نصاب میں بھی شامل ہے سے لی گئی ہیں۔ طوالت سے بچنے کے لیے اور کلام کو عام فہم بنانے کے لیے صرف ایک معروف و معتبر کتاب کو ہی ترجیح دی گئی ہے' البتہ جہاں بقدر ضرورت دیگر کتب سے استفادہ کیا گیا ہے وہاں ان کا حوالہ بھی نقل کر دیا گیا ہے۔]

(2) [تقریر سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں کوئی کام ہوا ہو اور آپ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار کی ہو' اس قسم کی حدیث کو "تقریری حدیث" کہتے ہیں۔]

مقبول سے مراد وہ احادیث ہیں جن میں صدق کا پہلو راجح اور غالب ہو۔ اس نوع کا حکم یہ ہے کہ یہ شریعت میں حجت ہیں اور ان پر عمل واجب ہے اور غیر مقبول سے مراد وہ روایات ہیں جن میں صدق اور سچ کا پہلو غالب نہ ہو۔ ایسی روایات کا حکم یہ ہے کہ یہ حجت نہیں ہوتیں اور نہ ہی ان پر عمل واجب ہوتا ہے۔

چونکہ ہمارا موضوع بھی غیر مقبول یعنی ضعیف و مردود روایت سے ہی متعلق ہے اس لیے آئندہ سطور میں اسی کے متعلق بالاختصار ذکر کیا جائے گا۔

ضعیف حدیث کی تعریف

لغوی اعتبار سے لفظ ضعیف قوی و طاقتور کے بالمقابل استعمال ہوتا ہے۔ جو حسی اور معنوی دونوں کیفیتوں کو شامل ہوتا ہے لیکن یہاں صرف معنوی ضعف ہی مراد ہے۔

اصطلاحی طور پر ضعیف حدیث کی تعریف اہل علم نے ان الفاظ میں کی ہے:

((كُلُّ حَدِيْثٍ لَمْ تَجْتَمِعْ فِيْهِ صِفَاتُ الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ وَلَا صِفَاتُ الْحَدِيْثِ الْحَسَنِ))

"ہر وہ حدیث جس میں نہ تو صحیح حدیث کی صفات موجود ہوں اور نہ ہی حسن حدیث کی۔"(1)

صحیح حدیث کی صفات و شرائط یہ ہیں کہ اس کے تمام راوی عادل و ضابط ہوں اور وہ اپنے ہی جیسے عادل و ضابط راویوں سے نقل کریں اور یہ کیفیت سند کے شروع سے آخر تک قائم رہے نیز اس میں کوئی شذوذ یا خفی علت بھی نہ ہو۔ حسن حدیث کی صفات یہ ہیں کہ ایسی حدیث جس کے راوی عادل مگر حافظے کے اعتبار سے صحیح حدیث کے راویوں سے کچھ کم

---

(1) [التدريب الراوي للسيوطي (179/1) شرح مسلم للنووي (19/1) مقدمة تحفة الأحوذي (ص، 199) قواعد التحديث من فنون مصطلح الحديث (ص، 108)]

درجے کے ہوں اور سند آخر تک متصل ہو اور وہ شاذ یا معلول بھی نہ ہو۔ صحیح حدیث کی ایک قسم صحیح لغیرہ ہے جو درحقیقت مذکورہ حسن حدیث ہی ہوتی ہے مگر وہ مزید اس جیسی یا اس سے قوی تر اسانید کے ذریعے بھی منقول ہوتی ہے۔ اسی طرح حسن حدیث کی ایک قسم حسن لغیرہ بھی ہے جو اصل میں ضعیف روایت ہی ہوتی ہے مگر ایک تو وہ کئی سندوں سے ثابت ہوتی ہے اور دوسرے یہ کہ اس کے ضعف کا باعث راوی کا فسق یا کذب نہیں ہوتا۔ مختصر لفظوں میں حسن لغیرہ وہ ضعیف حدیث ہے جو مزید ایک یا زیادہ سندوں سے ثابت ہو اور یہ دوسری سند بھی اسی جیسی یا اس سے قوی تر ہو۔ نیز اس حدیث کے ضعف کا سبب اس کے راوی کے حفظ کی خرابی یا سند میں انقطاع یا اس کے راویوں کی جہالت سے متعلق ہو۔

مذکورہ بالا صحیح اور حسن حدیث کے متعلق کچھ تفصیل نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قارئین کے سامنے یہ بات واضح ہو جائے کہ کون کون سی صفات وشرائط موجود ہوں تو حدیث صحیح یا حسن درجہ کی ہوتی ہے اور کون سی صفات موجود نہ ہوں تو حدیث ضعیف ومردود ہوتی ہے۔

ضعیف حدیث کی اقسام

ضعیف حدیث کو اہل علم نے صحیح حدیث کی مختلف شرائط مفقود ہونے کے اعتبار سے مختلف انواع واقسام میں تقسیم کیا ہے' جن کا اجمالاً ذکر حسب ذیل ہے:

- اگر سند متصل نہ ہو تو ضعیف حدیث کو چار انواع میں تقسیم کیا جاتا ہے:

① مُعَلَّق: وہ حدیث جس کی سند کی ابتداء سے ایک یا زیادہ راوی اکٹھے ہی حذف کر دیے گئے ہوں۔

② مُرْسَل: وہ حدیث جس کی سند کے آخر سے تابعی کے بعد والا راوی ساقط ہو۔

③ مُعْضَل: وہ حدیث جس کی سند میں سے دو یا زیادہ راوی یکے بعد دیگرے ایک

کی جگہ سے ساقط ہوں۔

④ مُنقَطِع: وہ حدیث جس کی سند کسی بھی وجہ سے متصل نہ ہو۔

⑤ مُدَلَّس: وہ حدیث جس میں کسی راوی نے سند کے عیب کو چھپا کر اس کی تحسین کو ظاہر کیا ہو۔

- اگر راوی عادل نہ ہوں تو ضعیف حدیث کو تین انواع میں تقسیم کیا جاتا ہے:

① مَوْضُوْع: وہ جھوٹی 'من گھڑت اور خود ساختہ بات جسے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

② مَتْرُوْک: وہ حدیث جس کے کسی راوی پر جھوٹ کی تہمت کا طعن ہو۔

③ مُنکَر: وہ حدیث جس کے کسی راوی میں فاش اغلاط یا انتہائی غفلت یا فسق کا ظہور ہو۔

- اگر راوی کا حافظہ صحیح نہ ہو تو ضعیف حدیث کو چار انواع میں تقسیم کیا جاتا ہے:

① مُدرَج: وہ حدیث جس کی سند کا سیاق بدل دیا گیا ہو یا بغیر کسی وضاحت کے اس کے متن میں کوئی اضافی بات داخل کر دی گئی ہو۔

② مَقلُوب: وہ حدیث جس کی سند یا متن کے ایک لفظ کو دوسرے لفظ کے ساتھ بدل دیا گیا ہو یا ان میں تقدیم و تاخیر کر دی گئی ہو۔

③ مُضطَرِب: وہ حدیث مختلف اسالیب و اسانید سے مروی ہو جبکہ وہ قوت میں بھی مساوی ہوں۔

④ مُصَحَّف: وہ حدیث جس میں ثقہ راویوں کے بیان کردہ الفاظ کے برعکس ایسے الفاظ بیان کیے گئے ہوں جو لفظی یا معنوی طور پر مختلف ہوں۔

- اگر کوئی ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے تو ضعیف حدیث کی ایک ہی قسم بنائی جاتی ہے:

⑩ شاذ: وہ حدیث جسے کوئی مقبول راوی اپنے سے زیادہ افضل راوی کی مخالفت میں بیان کرے۔

● اگر حدیث میں کوئی خفیہ علت موجود ہو تو بھی ضعیف حدیث کی ایک ہی قسم بنائی جاتی ہے:

⑪ مُعَلَّل: وہ حدیث جس میں کوئی ایسی مخفی علت پائی جائے جو اس کے صحیح ہونے پر اثر انداز ہوتی ہو جبکہ ظاہری طور پر وہ صحیح وسالم معلوم ہوتی ہو۔

ضعیف حدیث کی سب سے قبیح قسم

ضعیف حدیث کی اقسام میں سے سب سے بری اور قبیح قسم ''موضوع'' ہے۔ بعض اہل علم نے تو اسے ایک مستقل قسم قرار دیا ہے اور اسے ضعیف حدیث کی اقسام میں شمار ہی نہیں کیا۔ اہل علم کا اتفاق ہے کہ جان بوجھ کر موضوع روایت کو اس کی حقیقت ذکر کیے بغیر ہی بیان کر دینا حرام ہے کیونکہ ایک صحیح حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے:

﴿ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ﴾

''جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ بنا لے۔'' (1)

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے:

﴿ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ ﴾

''جس نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی اور وہ جانتا بھی ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو

---

(1) [بخاری (107) کتاب العلم: باب اثم من کذب علی النبی ﷺ، مسلم (3) مقدمة: باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ ﷺ، احمد (8784) ابن ابی شیبة (762/8) ابن حبان (28)]

وہ خود جھوٹوں میں سے ایک ہے۔"(1)

ایک اور حدیث میں یہ لفظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ ﴾

"مجھ پر جھوٹ نہ باندھو کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے وہ آگ میں داخل ہوگا۔"(2)

احادیث گھڑنے کے اسباب

جن اسباب و وجوہ کی بنا پر احادیث گھڑی گئیں ان میں سے چند ایک کا بالاختصار ذکر حسب ذیل ہے:

1 تقرب الی اللہ کی نیت:

احادیث گھڑنے والا اپنی دانست میں لوگوں کو نیکی اور خیر کی ترغیب دینے کا حریص ہوتا ہے یا انہیں منکرات سے روکنا چاہتا ہے اور کچھ باتیں بنا کر احادیث کی صورت میں بیان کرتا ہے۔ ایسے لوگ بالعموم بظاہر زاہد اور صوفی منش سے ہوتے ہیں اور یہ سب سے بدترین احادیث گھڑنے والے شمار ہوتے ہیں۔ کیونکہ لوگ ان کے ظاہری زہد و تقویٰ کے باعث ان کی باتوں کو بہت جلد قبول کر لیتے ہیں' مثلاً میسرة بن عبد ربہ۔ امام ابن حبانؒ اپنی

(1) [مسلم' مقدمة: باب وجوب الرواية عن الثقات وترك الكذابين والتحذير من الكذب على رسول الله' ترمذی (2662) كتاب العلم: باب ما جاء فيمن روى حديثا وهو يرى أنه كذب' ابن ماجه (41) مقدمة: باب من حدث عن رسول الله حديثا وهو يرى أنه كذب' احمد (20242) ابن حبان (29) طيالسى (38/1) ابن أبى شيبة (595/8)]

(2) [مسلم (1) مقدمة: باب تغليظ الكذب على رسول الله' بخاری (106) كتاب العلم: باب اثم من كذب على النبى' ترمذی (2660) كتاب العلم' باب ما جاء فى تعظيم الكذب على رسول الله' ابن ماجه (31) مقدمة' باب التغليظ فى تعمد الكذب على رسول الله' أبو يعلى (613) طيالسى (107)]

"كِتَابُ الضُّعَفَاء" میں ابن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے میسرہ سے پوچھا" آپ یہ احادیث کہاں سے لاتے ہیں کہ اگر کوئی فلاں فلاں چیز پڑھے تو اس کے لیے یہ یہ اجر وثواب ہے وغیرہ۔ تو اس نے جواب دیا کہ یہ باتیں میری اپنی خودساختہ ہوتی ہیں۔ میں اس طرح لوگوں کو خیر اور نیکی کی طرف راغب کرتا ہوں۔ (1)

2 اپنے مذہب کی تائید وتقویت:

سیاسی ومذہبی فرقوں کے ظہور کے بعد مثلاً خوارج اور شیعہ وغیرہ' ہر گروہ کے لوگوں نے اپنے مذہب کی تائید وتقویت کے لیے احادیث وضع کیں۔ مثلاً یہ روایت کہ" علی بنی بشر میں سب سے افضل ہیں اور جو اس میں شک کرے وہ کافر ہے۔"

3 دین اسلام پر عیب لگانا:

زندیق لوگ جب اسلام میں کسی اور طرح علی الاعلان رخنہ اندازی سے عاجز رہے تو خفیہ طور پر انہوں نے یہ راہ اپنائی اور پھر بہت ہی مکروہ اور ناپسندیدہ باتیں احادیث وروایات کی شکل میں لوگوں کے اندر پھیلا دیں۔ پھر ان ہی کی بنیاد پر اسلام کو بدنام کرنے لگے۔ مثلاً محمد بن سعید شامی ایک معروف زندیق تھا۔ اس کے ان مکروہ افعال کی بنا پر ہی اسے سولی پر لٹکایا گیا اور (پھر وہ) "الْمَصْلُوب" کہلایا۔ اس کی (گھڑی ہوئی) ایک روایت اس طرح ہے جو وہ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ذکر کرتا تھا" میں خاتم النبیین ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں الا کہ اللہ چاہے۔" (2)

4 حکام وقت سے قریب ہونا:

بعض کمزور ایمان والے لوگ حکام وقت کی خواہشات کی مناسبت سے کچھ روایات

(1) [تدریب الراوی (282/1) بحوالہ 'تیسیر مصطلح الحدیث]

(2) [تدریب الراوی (284/1) بحوالہ تیسیر مصطلح الحدیث]

گھڑ کے ان کے سامنے بیان کرتے اور انہیں خوش کر کے ان کے ہاں اپنا مرتبہ بڑھانے کی کوشش کرتے تھے۔ مثلاً غیاث بن ابراہیم نخعی کوفی ' اس کا مشہور واقعہ یہ ہے کہ جو امیر المومنین مہدی عباسی کے ہاں پیش آیا۔ یہ شخص جب خلیفہ کے ہاں گیا تو دیکھا کہ وہ کبوتروں سے کھیل رہا ہے۔ اس نے جاتے ہی اپنی سند سے رسول اللہ ﷺ تک ایک خود ساختہ حدیث سنائی جس کا مضمون یوں تھا:

"آپ ﷺ نے فرمایا' مقابلہ صرف تیزہ بازی' اونٹ دوڑ' گھڑ دوڑ اور پرندوں (کبوتروں وغیرہ) میں ہی جائز ہے۔"

غیاث نے مذکورہ روایت میں جناح (یعنی پرندوں کے پر یا کبوتر وغیرہ) کے الفاظ اپنی طرف سے بڑھا دیئے تھے کہ خلیفہ خوش ہو جائے۔ مگر مہدی کو اس خود ساختہ اضافہ کا علم ہو گیا تو اس نے کبوتروں کو ذبح کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ "میں نے ہی اس شخص کو یہ خود ساختہ الفاظ فرمان رسول میں اضافہ کرنے پر ابھارا ہے۔"

● روایات کا بیان وسیلۂ رزق بنا لینا:

بعض نام نہاد واعظ اور قصہ گو قسم کے لوگ عوام میں بے سروپا روایات بیان کرتے جن میں عجیب سا تجسس ہوتا اور اس طرح وہ چاہتے کہ لوگ ان کی محفلوں میں بیٹھیں اور نذرانے پیش کریں۔ ابو سعید المدائنی کا نام اسی صف میں شامل ہے۔

⓫ شہرت طلبی:

بعض لوگ ایسی ایسی عجیب و غریب روایات بیان کرتے کہ یہ کسی اور کے پاس نہیں ہیں یا وہ سندیں تبدیل کر دیتے تاکہ لوگ ان کی طرف راغب اور مائل ہوں اور انہیں شہرت ملے۔ مثلاً ابن ابی دحیہ اور حماد النصیبی۔(1)

---

(1) (تدریب الراوی (286/1) بحوالہ " تیسیر مصطلح الحدیث)

ضعیف حدیث کو ذکر کرنے کا حکم

ضعیف حدیث کو ذکر کرنا جائز نہیں البتہ اسے صرف اس صورت میں بیان کیا جا سکتا ہے کہ اس کے ضعف کو بھی ساتھ ہی بیان کیا جائے۔ تاکہ سامعین یا قارئین کو علم ہو جائے کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب تو کی گئی ہے مگر ثابت نہیں۔ کیونکہ اگر ضعیف حدیث کو اس کا ضعف بیان کیے بغیر ہی آگے نقل کر دیا گیا تو یقیناً ایک طرف یہ رسول اللہ ﷺ پر افتراء ہوگا اور دوسری طرف لوگوں کو گمراہ کرنے کا ذریعہ جو قطعاً جائز نہیں جیسا کہ گزشتہ عنوان کے تحت اس کے دلائل ذکر کر دیے گئے ہیں۔

واضح رہے کہ ضعیف حدیث کو آگے بیان کرنے والا دو حالتوں سے خالی نہیں:

① اسے حدیث کے ضعف کا علم ہو ② اسے یہ علم نہ ہو

اگر اسے حدیث کے ضعیف ہونے کا علم تھا اور اس نے پھر بھی اسے اس کا ضعف واضح کیے بغیر آگے بیان کر دیا تو لازماً اس پر رسول اللہ ﷺ کی بیان کردہ یہ وعید صادق آئے گی:

''جس نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی اور وہ جانتا بھی ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ خود جھوٹوں میں سے ایک ہے۔''(1)

اور اگر اسے حدیث کے ضعیف ہونے کا علم ہی نہیں تھا تو پھر بھی وہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے گناہگار ضرور ہوگا:

﴿ كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ ﴾

''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ جو سنے اسے آگے بیان کر دے۔''(2)

---

(1) [ترمذی (2662)]

(2) [مسلم (5) مقدمۃ' ابو داود (4992) کتاب الأدب ' باب فی التشدید فی الکذب ' ابن أبی شیبۃ (595/8) ابن حبان (30) حاکم (381/1)]

اس حدیث پر امام مسلمؒ نے یہ عنوان قائم کیا ہے

((بَابُ : النَّهْيِ عَنِ الْحَدِيثِ بِكُلِّ مَا سَمِعَ))

"ہر وہ بات جسے انسان نے (بلاتحقیق) اسے آگے بیان کرنا منع ہے۔"

ثابت ہوا کہ جو شخص کسی حدیث کی صحت وضعف کا علم نہیں رکھتا اسے چاہیے کہ بلاتحقیق اسے آگے بیان نہ کرے۔ نیز جب عام معاملات کے لیے شریعت میں تحقیق کا حکم دیا گیا ہے اور عدالت ودیانت کا اعتبار کیا گیا ہے تو دین کے معاملے میں بالاولی تحقیق وعدالت کو ملحوظ رکھنا چاہیے جیسا کہ یہ حکم درج ذیل دلائل سے ثابت ہوتا ہے

1. ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا۟ أَن تُصِيبُوا۟ قَوْمًۢا بِجَهَٰلَةٍ فَتُصْبِحُوا۟ عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَٰدِمِينَ ﴾ [الحجرات : 6]

"اے مسلمانو! اگر تمھیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔"

2. ﴿ وَأَشْهِدُوا۟ ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنكُمْ ﴾ [الطلاق : 2]

"اور اپنے (لوگوں) میں سے دو دیانت دار گواہ مقرر کر لو۔"

3. ﴿ وَٱسْتَشْهِدُوا۟ شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ ۖ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَٱمْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ ٱلشُّهَدَآءِ ﴾ [البقرة : 282]

"اپنے میں سے دو مرد گواہ مقرر کر لو اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جنھیں تم گواہوں میں سے پسند کر لو (یعنی جن کی نیکی وتقوی اور دیانت کا تمھیں یقین ہو)۔"

4. ﴿ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ ﴾

"ولی کی اجازت اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔"(1)

---

(1) [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (7557)]

امام ابوشامہؒ فرماتے ہیں کہ ضعیف حدیث کو ذکر کرنا جائز نہیں ہاں صرف اس صورت میں جائز ہے کہ اس کا ضعف بھی بیان کیا جائے۔ محدث العصر علامہ ناصر الدین البانیؒ نے بھی یہی موقف اختیار کیا ہے۔(1)

امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ

جو شخص ضعیف حدیث کا ضعف جانتا ہے اور پھر اسے بیان نہیں کرتا تو وہ ایسا کرنے کی وجہ سے گناہگار بھی ہوتا ہے اور لوگوں کو دھوکہ بھی دیتا ہے۔ کیونکہ یہ امکان موجود ہے کہ اس کی بیان کردہ احادیث کو سننے والا ان سب پر یا ان میں سے بعض پر عمل کرے اور یہ بھی امکان موجود ہے کہ وہ ساری احادیث یا ان میں سے کچھ احادیث جھوٹی ہوں اور ان کی کوئی اصل ہی نہ ہو۔ حالانکہ صحیح احادیث ہی تعداد میں اس قدر ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے ضعیف احادیث کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ پھر بہت سے لوگ محض اس لیے جان بوجھ کر ضعیف اور مجہول اسناد والی احادیث بیان کرتے ہیں کہ عوام میں ان کی شہرت ہو اور یہ کہا جائے کہ ان کے پاس بہت زیادہ احادیث ہیں اور اس نے بہت سی کتابیں تالیف کی ہیں' جو شخص علم کے معاملے میں اس روش کو اختیار کرتا ہے اس کے لیے علم میں کچھ حصہ نہیں اور اسے عالم کہنے کی بجائے جاہل کہنا زیادہ مناسب ہے۔(2)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حدیث بیان کرتے وقت انتہائی احتیاط سے کام لینا چاہیے' جب تک تحقیق و تدقیق کے ذریعے کسی حدیث کی صحت کے بارے میں کامل یقین نہ ہو جائے اسے آگے بیان نہیں کرنا چاہیے' ہاں اگر کہیں ضعیف یا موضوع روایت کو بیان کرنے کی ضرورت پیش آ جائے تو وہاں ساتھ ہی اس کی حالت بھی واضح کر دینی چاہیے کہ یہ ضعیف ہے یا موضوع۔

---

(1) [تمام المنة (ص / 32) الباعث على انكار البدع والحوادث (ص / 54)]

(2) [مقدمة صحيح مسلم]

ضعیف حدیث کو بیان کرنے کا طریقہ

ضعیف حدیث کو بیان کرتے وقت صراحت کے ساتھ اس طرح نہیں کہنا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' بلکہ غیر واضح اور غیر پختہ الفاظ میں یوں کہنا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس طرح روایت کیا جاتا ہے یا اس طرح نقل کیا جاتا ہے یا ہمیں آپ ﷺ سے اس طرح پہنچا ہے۔ اس لیے کہ کسی بھی حدیث کا ضعف واضح ہو جانے کے بعد صراحت کے ساتھ اسے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا کسی طرح درست نہیں۔

شیخ البانیؒ فرماتے ہیں کہ ضعیف حدیث کے متعلق یہ نہ کہا جائے کہ آپ ﷺ نے فرمایا' یا آپ ﷺ سے وارد ہے' یا اس طرح کے دیگر (پختہ) الفاظ (استعمال نہ کیے جائیں)۔

مزید نقل فرماتے ہیں کہ امام نوویؒ نے فرمایا:

اہل حدیث اور دیگر اہل علم میں سے محققین علماء نے کہا ہے کہ جب کوئی حدیث ضعیف ہو تو اس میں یوں نہ کہا جائے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' یا آپ ﷺ نے یہ فعل کیا' یا آپ ﷺ نے حکم دیا' یا آپ ﷺ نے منع کیا' یا آپ ﷺ نے فیصلہ کیا اور جو بھی اس کے مشابہ پختہ طور پر بات ذکر کرنے کے صیغے ہیں (ان کے ساتھ ضعیف حدیث بیان نہ کی جائے)۔ اسی طرح ضعیف حدیث بیان کرتے ہوئے یہ بھی نہ کہا جائے' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا' یا انہوں نے فرمایا' یا انہوں نے ذکر کیا اور جو بھی اس کے مشابہ الفاظ ہیں اور اسی طرح تابعین اور ان کے بعد والوں (یعنی تبع تابعین) کے لیے بھی ضعیف حدیث بیان کرتے ہوئے ایسے الفاظ استعمال نہ کیے جائیں۔

بلکہ یوں کہا جائے کہ آپ ﷺ سے روایت کیا گیا ہے' یا آپ ﷺ سے نقل کیا گیا ہے' یا آپ ﷺ سے حکایت کیا گیا ہے' یوں ذکر کیا جاتا ہے' یا حکایت کیا جاتا ہے' یا روایت

کیا جاتا ہے اور جو بھی ان کے مشابہ غیر پختہ اور غیر مضبوط بات کرنے کے صیغے ہیں (ضعیف روایت کو بیان کرتے وقت انہیں استعمال کیا جائے)۔

امام نوویؒ کا مفصل قول نقل کرنے کے بعد شیخ البانیؒ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات شرعاً مسلم ہے کہ حسب امکان لوگوں کو اسی طرح کی بات کے ساتھ مخاطب کرنا چاہیے جسے وہ سمجھتے ہیں۔ جبکہ محققین کی مذکورہ اصطلاح کو اکثر لوگ نہیں جانتے لہٰذا وہ سنت کے علم میں کم مشغول رہنے کی وجہ سے کسی کہنے والے کے اس قول کہ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' اور اس قول کہ ''رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا گیا'' کے درمیان فرق نہیں کر سکتے۔ اس لیے میری رائے یہ ہے کہ وہم دور کرنے کے لیے (حدیث بیان کرتے وقت) حدیث کی صحت یا ضعف کی وضاحت کر دینا ہی ضروری ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف یوں اشارہ فرمایا ہے:

﴿دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ﴾

''شک وشبہ والی بات کو چھوڑ کر ایسی بات کو اپناؤ جس میں شک وشبہ نہ ہو۔''

اسے نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس کی ارواء الغلیل [2074] وغیرہ میں تخریج کی گئی ہے۔(1)

ضعیف حدیث پر عمل کا حکم

ضعیف احادیث پر عمل کے سلسلے میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے۔ جمہور اہل علم کی رائے یہ ہے کہ فضائلِ اعمال میں ان پر عمل مستحب ہے مگر اس کے لیے تین شرطیں ہیں۔ جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے

① اس کا ضعف شدید نہ ہو۔

---

(1) [تمام المنة (ص ، 40) المجموع شرح المهذب (63،1)]

② وہ حدیث کسی معمول بہا اور ثابت شدہ اصل کے ضمن میں آتی ہو۔

③ عمل کرتے ہوئے اس کے سنت ہونے کا اعتقاد نہ رکھا جائے بلکہ احتیاط کی نیت سے عمل کیا جائے۔

تاہم امت کے کبار محقق علماء و محدثین کا موقف یہ ہے کہ ضعیف حدیث پر نہ تو احکام میں عمل جائز ہے اور نہ ہی فضائلِ اعمال میں۔ ان عظیم المرتبت اہل علم میں امام یحیٰ بن معینؒ، امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابن العربیؒ، امام ابن حزمؒ، امام ابوشامہ مقدسیؒ، امام ابن تیمیہؒ، امام شاطبیؒ، علامہ شوکانیؒ اور خطیب بغدادیؒ قابل ذکر ہیں۔ (1)

علامہ ناصر الدین البانیؒ نے بھی اسی موقف کو برحق قرار دیا ہے کہ فضائل اعمال میں بھی ضعیف حدیث پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ ان کا کہنا ہے کہ بلاشبہ ضعیف حدیث مرجوح ظن کا فائدہ دیتی ہے اور اس پر عمل بالاتفاق جائز نہیں۔ لہٰذا جو شخص ضعیف حدیث پر عمل (کے اس عدم جواز) سے فضائل کو خارج کرتا ہے (اس پر) ضروری ہے کہ دلیل پیش کرے (جبکہ ایسی کوئی دلیل بھی موجود نہیں)۔ (2)

یہی رائے زیادہ باعث احتیاط معلوم ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

کیا ضعیف حدیث سے استحباب ثابت ہوتا ہے؟

ضعیف حدیث سے استحباب ثابت نہیں ہوتا کیونکہ استحباب پانچ امور شرعیہ میں سے ایک ہے اور کوئی بھی شرعی امر صرف اسی صورت میں ثابت ہوسکتا ہے جب کہ اس کے اثبات کے لیے کوئی ایسی حدیث موجود ہو جس کی استنادی حیثیت قابل تسلیم ہو اور بلاتردد ضعیف حدیث اس حیثیت کی حامل نہیں۔

---

(1) [مزید دیکھئے ضعیف حدیث کی معرفت ' از غازی عزیر (ص ، 148)]

(2) [ملخصا ' تمام المنة (ص ، 34)]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے بھی یہی موقف اختیار کیا ہے۔[1] نیز محدث العصر علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ ضعیف حدیث پر عمل کی مشروعیت کا اثبات جائز نہیں کیونکہ مشروعیت کا قلیل درجہ استحباب ہوتا ہے جو کہ احکام خمسہ میں سے ایک حکم ہے اور کوئی حکم شرعی کسی صحیح دلیل کے بغیر ثابت نہیں ہوتا۔(2)

ضعیف احادیث پر عمل، درحقیقت بدعت کی ایجاد

فضائل اور ترغیب وترہیب میں ضعیف احادیث کو بیان کرنے اور ان پر عمل کو مستحب قرار دینے کا نتیجہ یہ ہوا کہ بدعات وخرافات کی ابتدا ہوئی۔ لوگوں نے کم علم خطباء سے ضعف کی وضاحت کے بغیر ضعیف احادیث سنیں اور ان پر عمل شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ یہ عمل ایسا پختہ ہوا کہ لوگوں نے اسی کو دین سمجھ لیا اور یہ جاننے کی ضرورت ہی محسوس نہ کی کہ آیا جو عمل ہم دین سمجھ کر اختیار کیے بیٹھے ہیں اس کی بنیاد کتاب وسنت ہے یا ضعیف ومن گھڑت روایات ہیں۔ پھر آنے والی نسلوں نے جس طرح اپنے اکابرین کو ان بدعات پر عمل کرتے ہوئے دیکھا اسی طرح خود بھی انہیں اپنا لیا اور صحیح احادیث کے مقابلے میں اپنے بڑوں کے عمل کو ہی برحق سمجھا۔ نتیجۃً لوگوں کے عقائد واعمال ضعیف اور من گھڑت احادیث کی بھینٹ چڑھ گئے۔

ضعیف احادیث کی بنیاد پر دورِ حاضر میں مروج چند بدعات

① یہ عقیدہ رکھنا کہ ساری دنیا کی تخلیق نبی ﷺ کے لیے ہوئی:

اس عقیدے کی بنیاد یہ من گھڑت روایت ہے:

﴿ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ ﴾

---

(1) [مجموع الفتاوى لابن تيمية (65/18)]

(2) [أحكام الجنائز للألباني (ص : 153)]

"(اے پیغمبر!) اگر تو نہ ہوتا تو میں کائنات پیدا نہ کرتا۔" (1)

② یہ عقیدہ رکھنا کہ سب سے پہلے نبی ﷺ کا نور پیدا ہوا:

اس عقیدے کی بنیاد یہ باطل و موضوع روایت ہے:

﴿أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورُ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ!﴾

"اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا کی وہ تیرے نبی کا نور تھا۔"

شیخ البانی ؒ نے اس روایت کو باطل قرار دیا ہے۔ نیز یہ روایت اس صحیح روایت کے بھی خلاف ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نور سے جس مخلوق کو پیدا کیا گیا ہے وہ صرف فرشتے ہی ہیں۔(2)

③ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہر درود پڑھنے والے کی آواز نبی ﷺ کو پہنچتی ہے:

اس بدعی عقیدے کی بنیاد یہ ضعیف روایت ہے۔

﴿أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمٌ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا بَلَغَنِي صَوْتُهُ حَيْثُ كَانَ" قُلْنَا: وَبَعْدَ وَفَاتِكَ؟ قَالَ: "وَبَعْدَ وَفَاتِي" إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ﴾

"جمعے کے روز مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھا کرو۔ بلاشبہ یہ ایک دن ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو آدمی بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کی آواز مجھے پہنچ جاتی ہے وہ جہاں کہیں بھی ہو۔ (صحابہ کہتے ہیں) ہم نے عرض کیا" آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا" میری وفات کے بعد بھی۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں

---

(1) [موضوع۔ السلسلة الصحيحة (282)]

(2) [مزید دیکھیے: السلسلة الصحيحة (458)]

کو کھانا حرام کر دیا ہے۔"(1)

④ یہ عقیدہ رکھنا کہ امت کے اعمال نبی ﷺ پر پیش کیے جاتے ہیں:

اس عقیدے کی بنیاد مختلف ضعیف روایات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے:

﴿ إِنَّ أَعْمَالَ أُمَّتِي تُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ ﴾

"ہر جمعہ کو مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔"(2)

⑤ وضوء کے دوران گردن کا مسح کرنا:

اس عمل کی بنیاد چند ضعیف روایات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل مرفوع روایت میں یہ لفظ ہیں

﴿ مَسَحَ رَقَبَتَهُ ﴾ "آپ ﷺ نے (وضوء کرتے ہوئے) اپنی گردن کا مسح کیا۔"(3)

اسی طرح ایک دوسری من گھڑت روایت یوں ہے:

---

(1) [ضعیف : امام عراقیؒ نے اس روایت کے متعلق کہا ہے کہ اس کی سند صحیح نہیں۔ القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع (ص، 159) اس کی سند صحیح نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں سعید بن ابی مریم اور خالد بن یزید کے درمیان انقطاع ہے۔ [تہذیب التہذیب (178/2)]

(2) [ضعیف . حلیۃ الأولیاء (179/6) کنز الأعمال (318/5) یہ روایت اس لیے ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں دو راوی مجروح ہیں: ایک احمد بن عیسیٰ بن ماہان الرازی اور دوسرا عباد بن کثیر البصری۔ [میزان الاعتدال (128/1) الکامل (124/2)]

(3) [کشف الاستار للبزار (140/1) یہ روایت تین راویوں کی بنا پر ضعیف ہے۔ ① (محمد بن حجر) امام بخاریؒ نے اسے محل نظر کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے کہا ہے کہ اس کے لیے مناکیر ہیں۔ ② (سعید بن عبدالجبار) امام نسائیؒ نے اسے غیر قوی کہا ہے۔ ③ (ابن ترکمانیؒ) بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس کے حال اور نام کا کچھ علم نہیں۔ [میزان الاعتدال (511/3)، (147/2) الجوہر النقی ذیل السنن الکبری للبیہقی (30/2)]

"گردن کا مسح (روزِ قیامت) طوق سے بچنے کا ذریعہ ہے۔" (1)

⑥ وضوء کے بعد آسمان کی طرف دیکھنا اور انگلی اٹھانا:

یہ عمل کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں اسی لیے علماء نے اسے بدعات میں شمار کیا ہے۔ نیز جس روایت میں آسمان کی طرف دیکھنے کا ذکر ہے اس میں ابن عم ابی عقیل راوی مجہول ہے اس لیے وہ ضعیف ہے۔ (2)

⑦ اذان کے دوران انگوٹھوں کے ساتھ آنکھیں چومنا:

اس عمل کی بنیاد وہ روایت ہے جس میں مذکور ہے کہ

"جس شخص نے موذن کے یہ کلمات " أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ " سن کر کہا " مَرْحَبًا بِحَبِيْبِيْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ " پھر اپنے انگوٹھوں کا بوسہ لے کر انہیں اپنی آنکھوں پر لگایا' وہ کبھی آنکھ کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوگا۔"

یہ روایت ضعیف ہے۔ (3)

اسی طرح ایک دوسری ضعیف روایت میں مذکور ہے کہ جو شخص اس طرح کرے گا اسے محمد ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ (4)

---

(1) [موضوع: السلسلة الضعيفة (69)]

(2) [ضعيف: ضعيف أبو داود (31) كتاب الطهارة: باب ما يقول الرجل إذا توضأ' أبو داود (170) ابن السني (31) أحمد (150/4) حافظ ابن حجرؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ [تلخيص الحبير (130/1)]

(3) [السلسلة الضعيفة (73) امام قاریؒ نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس سے کچھ بھی مرفوع ثابت نہیں۔]

(4) [السلسلة الضعيفة (73)]

⑧ جمعہ کے روز والدین کی قبروں کی زیارت کا خاص اہتمام کرنا:

اس عمل کی بنیاد یہ من گھڑت روایت ہے:

﴿مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا﴾

"جس شخص نے ہر جمعہ کے روز اپنے والدین کی قبروں کی زیارت کی اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اسے نیکوکار لکھ دیا جائے گا۔" (1)

⑨ قبروں پر سورۂ یٰسین کی قراءت کرنا:

اس عمل کی بنیاد جن من گھڑت اور ضعیف روایات پر ہے ان میں سے ایک یہ ہے

﴿مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ فَقَرَأَ سُورَةَ يٰسٓ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكَانَ لَهُمْ بِعَدَدِ مَنْ فِيهَا حَسَنَاتٌ﴾

"جو قبرستان میں داخل ہوا اور اس نے سورۂ یٰسین کی قراءت کی تو اللہ تعالیٰ ان (قبر والوں سے آزمائش میں) تخفیف فرمائیں گے اور اسے (یٰسین پڑھنے والے کو) اس قبرستان میں مدفون افراد کی تعداد کے برابر نیکیاں ملیں گی۔"

شیخ البانیؒ نے اپنی کتاب "احکام الجنائز وبدعها (ص / 325)" میں اس روایت کے متعلق نقل فرمایا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے کہ یہ روایت من گھڑت ہے۔ (2)

⑩ شب براءت کی رات عبادت کے لیے خاص کرنا:

اس عمل کی بنیاد وہ ضعیف روایت ہے جس میں مذکور ہے کہ

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ پندرہ (15) شعبان کی رات کو پہلے آسمان کی جانب اترتے

---

(1) [موضوع السلسلة الضعيفة (49) ضعيف الجامع الصغير (5605)]

(2) [موضوع السلسلة الضعيفة (1246)]

ہیں اور بنوکلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ افراد کو بخش دیتے ہیں۔" (1)

⚪ واضح رہے کہ شب براءت کی فضیلت میں بیان کی جانے والی مزید ضعیف احادیث کو آئندہ 41 نمبر حدیث کے تحت جمع کر دیا گیا ہے ملاحظہ فرمایئے۔

اہل بدعت کا عبرتناک انجام

بدعتی کا عمل قبول نہیں ہوتا:

① ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہیں بتا دوں کہ باعتبار اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہے؟ (فرمایا) وہ ہیں جن کی دنیاوی زندگی کی تمام تر کوششیں بے کار ہو گئیں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔" [الکهف : 103،104]

② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ ﴾

"جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ قابل رد ہے۔" (2)

③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ ﴾

"جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں وہ مردود ہے۔" (3)

---

(1) [ضعيف ـ ضعيف ترمذی ' ترمذی (739) ضعيف ابن ماجه ' ابن ماجه (1389)]

(2) [صحيح : صحيح الجامع الصغير (5970) غاية المرام (5) صحيح ابو داود ' ابو داود (4606) كتاب السنة : باب فى لزوم السنة ' ابن ماجه (14) مقدمة ' باب تعظيم حديث رسول الله]

(3) [صحيح ـ صحيح الجامع الصغير (6398) ارواء الغليل (88) صحيح الترغيب (49) كتاب السنة ـ باب الترهيب من ترك السنة]

◼ بدعتی کی توبہ قبول نہیں ہوتی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ إِنَّ اللهَ حَجَبَ التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتَّى يَدَعَ ﴾

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک کسی بھی بدعتی کی توبہ قبول نہیں فرماتے جب تک وہ بدعت کو چھوڑ نہ دے۔''(1)

✿ بدعتی کو پناہ دینے والا بھی لعنتی ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ لَعَنَ اللهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا ﴾

''اللہ اس پر لعنت کرے جو کسی بدعتی کو پناہ دے۔''(2)

✿ بدعتی حوضِ کوثر کے پانی سے محروم رہیں گے:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا ، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ : إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ ، فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي ﴾

''میں اپنے حوضِ کوثر پر تم سے پہلے موجود رہوں گا۔ جو شخص بھی میری طرف

---

(1) [صحيح : صحيح الترغيب (54) كتاب السنة ' باب الترهيب من ترك السنة وارتكاب البدع والأهواء ' ظلال الجنة (37) حجة النبي (ص ، 101) رواه الطبراني والضياء المقدسي في الأحاديث المختارة]

(2) [صحيح ' صحيح نسائي ' نسائي (4422) كتاب الضحايا : باب من ذبح لغير الله تعالى ' صحيح الجامع الصغير (5112) الأدب المفرد (17)]

سے گزرے گا وہ اس کا پانی پیئے گا اور جو اس کا پانی پیئے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور وہاں کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے لیکن پھر انہیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ سے ہیں (یعنی میرے امتی ہیں)۔ تو آپ ﷺ سے کہا جائے گا' آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لیں تھیں۔ اس پر میں (محمد ﷺ) کہوں گا دور ہو وہ شخص جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کر لی تھی۔" (1)

چند ضعیف و موضوع احادیث کے متعلق امام ابن تیمیہؒ کا بیان

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ سے اس حدیث " میں نہ تو اپنے آسمان میں سما سکا اور نہ ہی اپنی زمین میں لیکن اپنے مومن بندے کے دل میں سما گیا" کے متعلق سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

یہ اسرائیلی روایات میں سے ہے جس کی نبی کریم ﷺ سے کوئی معروف سند نہیں ملتی اور اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے دل میں میری محبت اور معرفت رکھ دی گئی ہے۔

اور یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ:

"رب کا گھر دل ہے۔"

یہ بھی پہلی روایت کی جنس سے ہے اور اسرائیلی روایت ہے' دل تو اللہ تعالیٰ پر ایمان' اس کی معرفت اور محبت کی جگہ ہے۔ اور یہ بھی روایت کرتے ہیں:

" میں ایک غیر معروف خزانہ تھا میں نے چاہا کہ معروف ہو جاؤں تو میں

---

(1) [بخاری (6583) کتاب الرقاق: باب فی الحوض' ابو داود (3057) مسلم (2087) ترمذی (2433) صحیح الجامع الصغیر (7027)]

نے مخلوق پیدا کی' میں نے انہیں اپنی وجہ سے اور انہوں نے مجھے میری وجہ
سے جانا۔"

یہ کلام نبوی نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی صحیح یا ضعیف سند ہی میرے علم میں ہے۔اور یہ
بھی روایت کیا جاتا ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ نے عقل پیدا فرمائی تو اسے کہا کہ ادھر آ جاؤ تو وہ آ گئی' پھر اسے کہا
کہ واپس چلی جاؤ تو وہ واپس چلی گئی' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔مجھے میری عزت
وجلال کی قسم! میں نے تجھ سے زیادہ شان والی کوئی مخلوق پیدا ہی نہیں فرمائی'
میں تیری وجہ سے پکڑ کروں گا اور تیری وجہ سے عطا کروں گا۔"

یہ حدیث محدثین کے ہاں بالاتفاق من گھڑت اور باطل ہے۔اور جو یہ حدیث
روایت کی جاتی ہے کہ:

"دنیا سے محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔"

یہ جندب بن عبداللہ بجلی کا قول معروف ہے' لیکن نبی کریم ﷺ سے اس کی کوئی سند
معروف نہیں۔یہ بھی روایت کیا جاتا ہے:

"دنیا مومن کا قدم (چلنے میں دو قدم کا فاصلہ) ہے۔"

یہ کلام نہ تو نبی کریم ﷺ اور نہ ہی سلف صالحین وغیرہ میں سے کسی سے معروف ہے۔

اور یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ:

"جس کسی کے لیے کسی چیز میں برکت کر دی گئی تو وہ اس کا التزام کرے" اور
"جس نے کسی چیز کو اپنے لیے لازم کر لیا وہ اسے لازم ہو جائے گی۔"

پہلا کلام تو بعض سلف سے ماثور ہے اور دوسرا باطل ہے' اس لیے کہ جس نے بھی اپنے
لیے کسی چیز کو لازم کیا تو وہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق کبھی لازم ہو گی اور کبھی
لازم نہیں ہو سکتی۔اور نبی ﷺ سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے:

"فقراء کے ساتھ مل کر قوت حاصل کرو کیونکہ کل انہیں غلبہ حاصل ہوگا اور اس کے علاوہ اور کون سا غلبہ ہے۔"

"فقیری میرا فخر ہے جس پر میں فخر کرتا ہوں۔"

یہ دونوں روایات جھوٹی ہیں' مسلمانوں کی معروف کتب میں سے کسی میں بھی نہیں پائی جاتیں۔ نبی ﷺ سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے:

"میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔"

محدثین کے ہاں یہ حدیث ضعیف بلکہ موضوع درجے کی ہے' لیکن اسے ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے' اس کا وقوع تو ہے لیکن ہے کذب بیانی۔ نبی ﷺ سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ:

"قیامت کے روز فقراء کو بٹھا کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا' مجھے میری عزت وجلال کی قسم! میں نے دنیا کو تم سے اس لیے دور نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک حقیر تھے' لیکن میں نے یہ کام آج کے دن تمہاری قدر ومنزلت بڑھانے کے لیے کیا" میدان محشر میں جاؤ جہاں لوگ کھڑے ہیں' ان میں سے جس نے بھی تمہیں کوئی روٹی کا ٹکڑا دے کر یا پھر پانی پلا کر یا پھر کپڑا پہنا کر احسان کیا اسے جنت میں لے جاؤ۔"

شیخ صاحب کا کہنا ہے کہ یہ جھوٹ ہے' اہل علم اور محدثین میں سے کسی نے بھی اسے روایت نہیں کیا بلکہ یہ باطل اور کتاب وسنت اور اجماع کے خلاف ہے۔ اور یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ:

"جب نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو بنونجار کی بچیاں دفیں لے کر نکلیں اور وہ یہ اشعار پڑھ رہی تھیں ہم پر ثنیۃ الوداع سے چودھویں کا چاند طلوع ہوا ہے شعروں کے آخر تک تو رسول اللہ ﷺ نے

انہیں فرمایا' اپنی دفوں کو حرکت دو اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے۔"

خوشی و سرور کے وقت عورتوں کا دف بجانا صحیح ہے' نبی کریم ﷺ کے دور میں یہ کام کیا جاتا تھا' لیکن یہ قول کہ "دفوں کو حرکت دو اور انہیں ہلاؤ" نبی ﷺ سے ثابت نہیں۔ اور یہ روایت بھی آپ ﷺ سے بیان کی جاتی ہے کہ

"اے اللہ! تو نے مجھے میری سب سے محبوب جگہ سے نکالا ہے تو مجھے اپنی سب سے محبوب جگہ میں رہائش عطا فرما۔"

یہ حدیث بھی باطل ہے' ترمذی وغیرہ نے اسے روایت کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے تو (مدینہ کے بجائے) مکہ کو یہ کہا تھا کہ یقیناً تو میرے نزدیک احب البلاد یعنی شہروں میں سب سے زیادہ محبوب ہے اور یہ بھی فرمایا تھا کہ تو اللہ کے ہاں بھی احب البلاد ہے۔ نبی کریم ﷺ کے متعلق یہ بھی بیان کیا جاتا ہے

"جس نے میری اور میرے باپ کی ایک ہی سال میں زیارت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

یہ جھوٹی اور من گھڑت روایت ہے' اہل علم میں سے کسی نے بھی اسے روایت نہیں کیا۔ علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا جاتا ہے:

"ایک دیہاتی نے نماز پڑھی اور ٹھونگے مارے یعنی اس میں جلدی کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے کہنے لگے نماز میں جلدی نہ کر' تو وہ دیہاتی کہنے لگا' اے علی! اگر یہ ٹھونگے تیرا باپ بھی مار لیتا تو وہ آگ میں داخل نہ ہوتا۔"

یہ بھی کذب اور جھوٹ ہے اور جو یہ بیان کرتے ہیں کہ:

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کو قتل کیا تھا۔"

یہ بھی کذب و جھوٹ ہے اس لیے کہ ان کا والد تو نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل ہی فوت ہو چکا تھا۔ اور نبی ﷺ کے متعلق یہ بھی روایت بیان کی جاتی ہے'

"جب آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے تو میں نبی تھا اور میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام نہ پانی میں تھے اور نہ ہی مٹی میں۔"

یہ الفاظ بھی باطل ہیں۔ اور یہ روایت بھی بیان کی جاتی ہے

"غیر شادی شدہ کا بستر آگ ہے" آدمی عورت کے بغیر اور عورت آدمی کے بغیر مسکین ہے۔"

اس کلام کا ثبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملتا۔ اور یہ بھی ثابت نہیں ہے کہ:

"جب ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ بنایا تو اس کے ہر کونے میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ اے ابراہیم! یہ کیا ہے" بھوک مٹائی جا رہی ہے یا کہ پردہ پوشی؟"

یہ بھی ظاہری کذب و جھوٹ ہے' اس کا مسلمانوں کی کتب میں وجود تک نہیں ملتا۔ اور ایک یہ روایت بھی بیان کرتے ہیں:

"فتنے کو کراہت کی نظر سے نہ دیکھا کرو کیونکہ اس میں منافقوں کی جڑ کاٹی جاتی ہے۔"

یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت اور معروف نہیں۔ اور یہ روایت بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں:

"میں نے اپنی امت کے گناہ دیکھے تو سب سے بڑا گناہ یہ تھا کہ کسی نے آیت سیکھی اور اسے بھلا دیا' یہ سب سے بڑا گناہ تھا۔"

اگر یہ حدیث صحیح ہو تو اس کا معنی یہ ہے کہ جس نے آیت سیکھی پھر اس کی تلاوت کرنا بھول گیا۔ اور ایک حدیث کے لفظ ہیں:

"میری امت کے گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیات دیں تو وہ اس سے سو گیا حتیٰ کہ وہ اسے بھول گیا۔"

تو نسیان اعراض کے معنی میں ہے کہ اس نے قرآن مجید سے اعراض کر لیا" اس پر

ایمان نہ لایا اور عمل بھی نہ کیا' لیکن اسے پڑھنے میں سستی کرنا ایک گناہ ہے۔ اور یہ بھی روایت کیا جاتا ہے:

''قرآن مجید میں ایک ایسی آیت ہے جو محمد اور آلِ محمد سے بھی بہتر ہے' قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ کلام ہے مخلوق نہیں' کسی دوسرے سے تشبیہ نہیں دی جائے گی۔''

مذکورہ الفاظ ثابت اور متواتر نہیں ہیں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے:

''جس نے علم نافع حاصل کیا اور اسے مسلمانوں سے چھپایا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائے گا۔''

سنن میں اس معنی کی حدیث معروف ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس سے کسی علم کا سوال کیا گیا اور وہ اس کا علم رکھتے ہوئے بھی چھپائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام ڈالے گا۔'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے

''جب تم میرے صحابہ میں پیدا شدہ اختلاف تک پہنچو تو وہیں رک جاؤ اور کچھ نہ کہو اور جب قضاء و قدر کے مسئلہ میں آؤ تو پھر بھی خاموشی اختیار کر لو۔''

یہ روایت منقطع اسناد کے ساتھ معروف ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اور وہ دودو انگور کھا رہے تھے۔''

اس روایت میں دودو کا کلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں بلکہ یہ باطل ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے

''جس نے کسی عورت سے زنا کیا اور اس سے بیٹی پیدا ہوئی تو زانی اپنی زنا کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے۔''

یہ قول بعض غیر شافعیوں کا ہے اور بعض نے اسے امام شافعیؒ سے نقل کیا ہے' کچھ شافعی مسلک کے حاملین اس کا انکار کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ: اس کی حلت کی تصریح نہیں کی

لیکن رضاعت میں اس کی صراحت کی ہے مثلاً:

جب بچی نے زنا کے حمل والی عورت کا دودھ پیا' اور عام علماء یعنی امام احمد رحمہ اللہ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وغیرہ اس کی حرمت پر متفق ہیں اور امام مالک کا بھی صحیح قول یہی ہے۔ اور یہ روایت بھی پیش کی جاتی ہے:

''سب سے حق اور اچھی اجرت کتاب اللہ پر اجرت لینا ہے۔''

ہاں یہ ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سب سے اچھی اجرت کتاب اللہ کی ہے' لیکن یہ بات دم کے متعلق حدیث میں ہے اور یہ معاوضہ اس قوم کے مریض کی عافیت اور صحیح ہونے پر تھا نہ کہ تلاوت کرنے پر۔ اور جو یہ روایت بیان کی جاتی ہے:

''جس کسی نے ذمی پر ظلم کیا' اس کی طرف سے اللہ تعالیٰ جھگڑا کرے گا یا میں قیامت کے دن اس کا مقدمہ لڑوں گا۔''

یہ روایت ضعیف ہے' لیکن یہ معروف ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس کسی نے کسی معاہد کو ناحق قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی حاصل نہیں کر سکے گا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے:

''جس کسی نے مسجد میں چراغ جلایا تو جب تک مسجد میں اس کی روشنی رہے گی فرشتے اور عرش اٹھانے والے اس کی بخشش کی دعا کرتے رہیں گے۔''

میرے علم کے مطابق اس روایت کی کوئی سند نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔(1)

ضعیف وموضوع احادیث کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنبیہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ ' یَأْتُوْنَکُمْ مِنْ

(1) [دیکھئے الفتاوی الکبری (5/88-93)]

الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاءُكُمْ ' فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ ﴾

"آخری زمانہ میں دجال اور کذاب ہوں گے' وہ تمہارے سامنے ایسی ایسی احادیث پیش کریں گے جو نہ کبھی تم نے سنی ہوں گی اور نہ ہی تمہارے آباء واجداد نے۔ لہٰذا اپنے آپ کو ان سے بچائے رکھنا' (کہیں ایسا نہ ہو کہ) وہ تمہیں گمراہ کر دیں اور فتنے میں ڈال دیں۔" (1)

اس فرمانِ نبوی کی رو سے آج ہم میں سے ہر مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ہر ممکن طریقے سے خود کو بھی ضعیف ومن گھڑت احادیث پر عمل سے بچائے اور دوسروں کو بھی ان سے روکنے کی کوشش کرے۔

ضعیف احادیث اور بدعات پر عمل سے ہم کیسے بچیں؟

اس کے لیے سب سے پہلے تو یہ ضروری ہے کہ کسی بھی خطیب یا واعظ کے بیان کردہ مسئلے کو بلا دلیل اور بلا حوالہ قبول نہ کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ ہم اپنے اندر دینی مسائل کی تحقیق کا شوق پیدا کریں' خود کتاب وسنت' صحیح احادیث کی کتب (مثلاً بخاری ومسلم وغیرہ) اور دیگر دینی کتابوں کا مطالعہ کریں' علومِ اسلامیہ کے حصول کے لیے وقت نکالیں' جہاں کسی بات کی سمجھ نہ آئے یا کسی اختلافی مسئلے میں کچھ سجھائی نہ دے تو صرف ایک ہی علاقائی عالم پر اعتماد کیے بغیر مختلف مکاتبِ فکر کے علماء سے استفسار کریں' ان سے ان کے بیان کردہ موقف کے دلائل طلب کریں' پھر ان کے دلائل کو کتاب وسنت' صحیح احادیث اور محدثین کے مقرر کردہ اصولِ حدیث پر پرکھیں' پھر جس کی رائے اقرب الی الحق معلوم ہو اسے مضبوطی سے پکڑ لیں' لیکن یہاں یہ بھی یاد رہے کہ اگر اس کے بعد پھر کبھی معلوم ہو کہ یہ موقف بھی درست نہیں تھا

---

(1) [مسلم (7) مقدمة باب النهي عن الرواية عن الضعفاء والاحتياط في تحملها' طحاوي في مشكل الآثار (2954)]

بلکہ کوئی اور موقف برحق تھا تو فوراً اپنا قدیم موقف چھوڑ کر درست موقف اپنا لیں۔

ہمیں یہ ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ جب ہم دنیاوی اشیاء حاصل کرنے کے لیے تحقیق کرتے ہیں کہ فلاں چیز کیسی ہے' کہاں سے ملے گی' مناسب قیمت پر کہاں سے میسر آئے گی' کون سی چیز زیادہ پائیدار ہے وغیرہ وغیرہ؟ اس کے لیے لوگوں سے پوچھتے ہیں' مختلف بازاروں میں پھرتے ہیں' وقت نکالتے ہیں' تو ہم یہ کیسے سوچ لیتے ہیں کہ صحیح دینی معلومات بغیر ہماری محنت و کوشش کے اور بغیر تحقیق و تفتیش کے از خود ہمارے گھروں تک پہنچ جائیں گی۔ حالانکہ دینی معاملات دنیاوی معاملات سے زیادہ اہمیت کے حامل ہیں' کیونکہ ان کا تعلق اس ہمیشہ کی زندگی سے ہے جہاں اگر کوئی کامیاب ہو گیا تو وہ ہمیشہ ناز و نعم میں رہے گا اور جو ناکام ہو گیا وہ ہمیشہ عذابوں سے دوچار رہے گا' وہاں موت بھی نہیں آئے گی کہ خلاصی کا سامان فراہم کر سکے۔

اس لیے دنیاوی اشیاء سے کہیں زیادہ ہمیں مسائل شرعیہ کو جاننے' سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں کمزور اور من گھڑت روایات کی معرفت عطا فرمائے' بدعات و خرافات سے محفوظ رکھے' سیدھے راستے کی ہدایت دے اور موت تک اسی پر قائم رکھے۔ (آمین یا رب العالمین!)

ضعیف احادیث کی پہچان کے سلسلہ میں شیخ محمد صالح المنجد ﷾ کا بیان

کسی نے دریافت کیا کہ آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ ہم پر نبی کریم ﷺ کی اتباع ضروری ہے' لیکن ہم آج یہ یقین کیسے کریں کہ موجودہ احادیث تبدیل شدہ یا جھوٹی نہیں؟

گزارش ہے کہ آپ یہ ذہن میں رکھیں میں احادیث کو نہ تو صحیح کہتا ہوں اور نہ ہی کسی حال میں غلط کہتا ہوں' لیکن کچھ مسلمانوں نے جتنی بھی احادیث مجھے بیان کیں وہ سب کی سب ضعیف اور موضوع تھیں' میں حسب استطاعت احادیث پر عمل کرتا ہوں آپ سے

گزارش ہے کہ اس موضوع میں معلومات دے کر تعاون کریں؟

شیخ نے جواب دیا کہ

① اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت کا ذمہ لے رکھا ہے اور اسی ضمن میں کتاب اللہ کی حفاظت بھی ایک معجزہ ہے اور اس کے ساتھ سنت نبوی ہے جو کہ قرآن مجید کو سمجھنے میں معاون ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان کچھ اس طرح ہے

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ [الحجر : 9]

''بلاشبہ ہم نے ہی ذکر کو نازل فرمایا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

اس آیت میں ذکر سے مراد قرآن و سنت ہیں کیونکہ یہ دونوں کو شامل ہوتا ہے۔

② بہت سے لوگوں نے ماضی اور حاضر میں یہ کوشش کی کہ شریعت مطہرہ اور احادیث نبویہ میں ضعیف اور موضوع احادیث داخل کی جائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہونے دی اور ایسے اسباب مہیا کر دیے جس سے اپنے دین کی حفاظت فرمائی' انہی اسباب میں سے ثقہ علمائے کرام کی جماعت ہے جنہوں نے روایات احادیث کی چھان پھٹک کی' ان کے مصادر کا پیچھا کیا اور راویوں کے حالات کا پتہ چلایا۔

حتیٰ کہ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ راوی کو اختلاط کب ہوا اور اختلاط سے قبل اس سے کس نے روایت کی اور اختلاط کے بعد کس نے روایت بیان کی' اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ راوی نے سفر کہاں اور کتنے کیے اور کس کس ملک اور شہر میں داخل ہوئے اور وہاں کس کس سے احادیث حاصل کیں' تو اس طرح یہ ایک لمبی فہرست بن جاتی ہے جس کا شمار ممکن نہیں' یہ سب کچھ اس پر دلالت کرتا ہے کہ دشمنان اسلام جتنی بھی تحریف و تبدیلی کی کوشش کر لیں پھر بھی یہ امت اپنے دین کی حفاظت کرتی ہے اور دین محفوظ ہے۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول ہے۔

''فرشتے آسمان کے پہرے دار ہیں اور اہل حدیث زمین کے پہرے دار ہیں۔''

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

ہارون الرشید ایک زندیق کو قتل کرنے لگا تو اس بے دین نے کہا' اس ایک ہزار حدیث کا کیا کرو گے جو میں نے گھڑی ہیں' تو ہارون الرشید کہنے لگا: اے اللہ کے دشمن تو کہاں پھر رہا ہے ابو اسحاق فزاری اور عبداللہ بن مبارک رحمہما اللہ اس کی چھان پھٹک کر کے حرف حرف نکال دیں گے۔

طالب علم احادیث کی اسانید اور کتب رجال اور جرح و تعدیل سے راویوں کے حالات دیکھتے ہوئے بآسانی و بسہولت ضعیف اور موضوع احادیث کو پہچان سکتا ہے۔

③ بہت سارے علماء نے ضعیف اور موضوع احادیث کو ایک جگہ پر بھی جمع کر دیا ہے (جیسا کہ اگلے عنوان کے تحت ان کا ذکر آ رہا ہے۔ راقم) تاکہ انسان کو اس کی پہچان میں آسانی رہے اور وہ ضعیف اور موضوع احادیث سے خود بھی بچے اور دوسروں کو بھی بچنے کی تلقین کرے۔

④ اور جس طرح سائل کا یہ کہنا ہے کہ وہ ضعیف اور موضوع احادیث سنتا ہے' تو الحمد للہ اس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ وہ صحیح' ضعیف اور موضوع میں تمیز کرتا ہے' یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو کہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دین کی حفاظت کرتا ہے' اس کے متعلق اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔

⑤ ہم سائل کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ جرح و تعدیل اور مصطلح الحدیث کی کتب کا مطالعہ کرے تاکہ اسے سنت نبویہ میں کی گئی خدمت کی معرفت ہو' اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔

وہ کتب جن میں ضعیف احادیث یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے

1- سلسلة الأحاديث الضعيفة للألباني

2- ضعیف الجامع الصغیر للألبانی

3- ضعیف الترغیب والترھیب للألبانی

4- ضعیف أبو داود للألبانی

5- ضعیف ترمذی للألبانی

6- ضعیف نسائی للألبانی

7- ضعیف ابن ماجه للألبانی

8- الفوائد المجموعة فی الأحادیث الموضوعة للشوکانی

9- الأسرار المرفوعة فی الأحادیث الموضوعة لابن عراق

10- اللآلی المصنوعة فی الأحادیث الموضوعة للسیوطی

11- العلل المتناھیة لابن جوزی

12- کتاب الموضوعات لابن جوزی

13- المنار المنیف لابن القیم

﴿بقلم : حافظ عمران ایوب لاھوری ﷾﴾

ارشاد نبوی ہے کہ

"آخری زمانہ میں دجال اور کذاب ہوں گے، وہ
تمہارے سامنے ایسی ایسی احادیث پیش کریں گے جو نہ کبھی تم
نے سنی ہوں گی اور نہ ہی تمہارے آباء و اجداد نے۔ لہذا اپنے آپ کو
ان سے بچائے رکھنا (کہیں ایسا نہ ہو کہ) وہ تمہیں گمراہ کر دیں
اور فتنے میں ڈال دیں۔"

[مسلم (7)]

بے حیائی اور برائی سے نہ روکنے والی نماز نماز نہیں

(1) ﴿ مَنْ لَمْ تَنْهَهُ صَلَاتُهُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ، فَلَا صَلَاةَ لَهُ ﴾

''جس کی نماز اسے بے حیائی اور برائی سے نہیں روکتی اس کی کوئی نماز نہیں۔''

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں

﴿مَنْ لَمْ تَنْهَهُ صَلَاتُهُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ، لَمْ يَزْدَدْ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا بُعْدًا﴾

''جس کی نماز اسے بے حیائی اور برائی کے کاموں سے نہیں روکتی ، وہ صرف اللہ سے دوری میں ہی اضافہ کرتا ہے۔''

مسجد میں فضول گفتگو نیکیوں کو کھا جاتی ہے

(2) ﴿ اَلْحَدِيثُ فِي الْمَسْجِدِ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ الْبَهَائِمُ الْحَشِيشَ ﴾

''مسجد میں (فضول) گفتگو کرنا نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے مویشی گھاس کو کھا جاتے ہیں۔''

اور ایک دوسری روایت میں یہ لفظ ہیں

﴿ اَلْحَدِيثُ فِي الْمَسْجِدِ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ ﴾

---

(1) [باطل ۔ امام ذہبیؒ نے کہا کہ ابن جنید نے کہا ہے یہ کذب و افتراء ہے۔ حافظ عراقیؒ نے کہا کہ اس کی سند کمزور ہے۔ شیخ البانیؒ نے کہا کہ یہ روایت باطل ہے نہ تو سند کے اعتبار سے ثابت ہے اور نہ ہی متن کے اعتبار سے۔ میزان الاعتدال (293/3) تخریج الاحیاء (143/1) السلسلۃ الضعیفۃ (985/2)]

"مسجد میں باتیں کرنا حسنات کو یوں کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔"

دنیا اور آخرت کے لیے عمل کی مثال

(3) ﴿ اِعْمَلْ لِدُنْيَاكَ كَأَنَّكَ تَعِيْشُ أَبَدًا ، وَاعْمَلْ لِآخِرَتِكَ كَأَنَّكَ تَمُوْتُ غَدًا ﴾

"اپنی دنیا کے لیے یوں عمل کرو گویا تم ہمیشہ زندہ رہو گے اور اپنی آخرت کے لیے یوں عمل کرو گویا تم کل ہی فوت ہو جاؤ گے۔"

رسول اللہ ﷺ ہر متقی کی خوش بختی کا محور

(4) ﴿ أَنَا جَدُّ كُلِّ تَقِيٍّ ﴾

"میں ہر متقی کی خوش بختی کا محور ہوں۔"

رسول اللہ ﷺ کی بعثت بحیثیت معلم

(5) ﴿ إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ﴾

"مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

---

(2) [حافظ عراقیؒ نے کہا کہ مجھے اس کی کوئی اصل نہیں ملی۔ امام عبدالوہاب بن تقی الدین السبکیؒ نے کہا کہ میں نے اس کی کسی سند کو نہیں پایا۔ شیخ البانیؒ نے فرمایا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ [تخریج الاحیاء (1/136) طبقات الشافعیة للسبکی (4/145) السلسلة الضعیفة (4)]

(3) [شیخ البانیؒ نے کہا ہے کہ یہ روایت مرفوعاً ثابت نہیں یعنی یہ ثابت نہیں کہ یہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے۔ [الضعیفة (8)]

(4) [امام سیوطیؒ نے کہا ہے کہ میں اس روایت کو نہیں جانتا۔ شیخ البانیؒ نے کہا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ [الحاوی للسیوطی (2/89) السلسلة الضعیفة (9)]

(5) [حافظ عراقیؒ نے کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے۔ شیخ البانیؒ نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔ [تخریج الاحیاء (1/11) السلسلة الضعیفة (11)]

دنیا کی طرف اللہ کی وحی

(6) ﴿ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَى الدُّنْيَا اَنِ اخْدِمِيْ مَنْ خَدَمَنِيْ وَاَتْعِبِيْ مَنْ خَدَمَكِ ﴾

''اللہ تعالیٰ نے دنیا کی طرف وحی کی کہ جس نے میری خدمت کی تو اس کی خدمت کر اور جس نے تیری خدمت کی تو اسے تھکا دے۔''

خوبصورت عورت سے بچو

(7) ﴿ اِيَّاكُمْ وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ فَقِيْلَ مَا خَضْرَاءُ الدِّمَنِ؟ قَالَ اَلْمَرْاَةُ الْحَسْنَاءُ فِي الْمَنْبَتِ السُّوْءِ ﴾

''ظاہری سرسبز چیز سے بچو۔ دریافت کیا گیا کہ اس سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا' خوبصورت عورت جو بری نشوونما میں ہو۔''

دو گروہوں کی درستگی پر پوری امت کی درستگی کی ضمانت

(8) ﴿ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اِذَا صَلَحَا ' صَلَحَ النَّاسُ ۔ اَلْاُمَرَاءُ وَالْفُقَهَاءُ ﴾

''میری امت کی دو قسمیں اگر درست ہو جائیں تو (سب) لوگ درست ہو جائیں' ایک امراء اور دوسرے فقہاء۔''

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

﴿ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اِذَا صَلَحَا ' صَلَحَ النَّاسُ ۔ اَلْاُمَرَاءُ وَالْعُلَمَاءُ ﴾

---

(6) [موضوع: شیخ البانیؒ نے اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔ تنزیہ الشریعۃ للکنانی (2/303) الفوائد المجموعۃ للشوکانی (712) السلسلۃ الضعیفۃ (12)]

(7) [ضعیف جدا: حافظ عراقیؒ اور امام ابن ملقنؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ شیخ البانیؒ نے کہا ہے کہ یہ روایت بہت زیادہ ضعیف ہے۔ تخریج الاحیاء (2/42) السلسلۃ الضعیفۃ (14)]

"اگر میری امت کے دو قسم کے لوگ درست ہو جائیں تو (تمام) لوگ درست ہو جائیں' امراء اور علماء۔"

میرے مرتبے کا وسیلہ پکڑو

(9) ﴿ تَوَسَّلُوْا بِجَاهِيْ فَإِنَّ جَاهِيْ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴾

"میرے مقام و مرتبے کا وسیلہ پکڑو کیونکہ میرا مرتبہ اللہ کے ہاں بہت بڑا ہے۔"

نماز کے لیے نکلتے وقت دعا کرنے سے ہزار فرشتوں کی استغفار

(10) ﴿ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ، وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا فَإِنِّيْ لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا أَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ أَلْفُ مَلَكٍ ﴾

"جو شخص اپنے گھر سے نماز کے لیے نکلا اور اس نے کہا' اے اللہ! میں تجھ سے ان مانگنے والوں کے طفیل سوال کرتا ہوں جو تجھ سے مانگتے ہیں اور اپنے اس چلنے کے طفیل سوال کرتا ہوں اور بے شک میں فخر اور تکبر سے باہر نہیں نکلا ہوں تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوتے ہیں اور اس کے لیے ایک ہزار (1,000) فرشتے استغفار کرتے ہیں۔"

---

(8) [موضوع : امام احمدؒ نے کہا ہے کہ اس روایت کا ایک راوی کذاب تھا' وہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔ امام ابن معینؒ اور امام دار قطنیؒ نے بھی اس کی مثل ہی کہا ہے۔ شیخ البانیؒ نے کہا ہے کہ یہ روایت موضوع (یعنی من گھڑت) ہے۔ [تخریج الاحیاء (6/1) السلسلة الضعيفة (16)]

(9) [امام ابن تیمیہؒ اور شیخ البانیؒ نے کہا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ [اقتضاء الصراط المستقيم لابن تيمية (415/2) السلسلة الضعيفة (22)]

(10) [ضعیف ، امام منذریؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ حافظ بوصیریؒ نے کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف کا تسلسل ہے۔ شیخ البانیؒ نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔ [الترغيب والترهيب للمنذری (272/3) سنن ابن ماجه (256/1)]

امت محمد تا قیامت خیر و بھلائی کا مرکز

(11) ﴿ اَلْخَيْرُ فِيَّ وَفِيْ أُمَّتِيْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴾

"خیر و بھلائی مجھ میں اور تا قیامت میری امت میں ہے۔"

عصر کے بعد سونے سے عقل خراب ہو جانے کا اندیشہ

(12) ﴿ مَنْ نَامَ بَعْدَ الْعَصْرِ ، فَاخْتُلِسَ عَقْلُهُ ، فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ ﴾

"جو شخص عصر کے بعد سویا اور اس کی عقل کو جھپٹا مار لیا گیا (یعنی عقل ختم کر دی گئی) تو وہ سوائے اپنے نفس کے ہرگز کسی کو ملامت نہ کرے۔"(12)

بے وضو ہونے کے بعد وضو کرنے کی ترغیب

(13) ﴿ مَنْ أَحْدَثَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ فَقَدْ جَفَانِيْ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُصَلِّ فَقَدْ جَفَانِيْ وَمَنْ صَلّٰى وَلَمْ يَدْعُنِيْ فَقَدْ جَفَانِيْ وَمَنْ دَعَانِيْ فَلَمْ أُجِبْهُ فَقَدْ جَفَيْتُهُ وَلَسْتُ بِرَبٍّ جَافٍ ﴾

"جو بے وضو ہوا اور اس نے وضو نہ کیا تو یقیناً اس نے مجھ پر ظلم کیا' جس نے وضو کیا اور نماز نہ پڑھی تو یقیناً اس نے مجھ پر ظلم کیا' جس نے نماز پڑھی اور مجھ سے دعا نہ مانگی تو یقیناً اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جس نے مجھ سے دعا مانگی لیکن میں نے اس کی دعا قبول نہ کی تو

---

(11) [حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ میں اس روایت کو نہیں جانتا۔[المقاصد الحسنة للسخاوی (ص/208) مزید اس روایت کی تفصیل کے لیے دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات للفتنی (68) الأسرار المرفوعة فی الأخبار الموضوعة لِلقاری (ص/195)]]

(12) [امام ابن جوزیؒ نے اس روایت کو "الموضوعات" (69/3) میں امام سیوطیؒ نے "اللآلیٔ المصنوعة" (279/2) میں اور امام ذہبیؒ نے "ترتیب الموضوعات" (839) میں نقل کیا ہے۔]

یقیناً میں نے اس پر ظلم کیا اور میں ظالم رب نہیں ہوں۔"

حج کے دوران قبرِ نبوی کی زیارت کی ترغیب

(14) ﴿ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي ﴾

"جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو بلاشبہ اس نے مجھ پر زیادتی کی۔"

حج کے دوران قبرِ نبوی کی زیارت کی فضیلت

(15) ﴿ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي ' كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي ﴾

"جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ ایسے شخص کی مانند ہے جس نے میری زندگی میں ہی میری زیارت کی۔"

امت کا اختلاف رحمت ہے

(36) ﴿ اخْتِلَافُ أُمَّتِي رَحْمَةٌ ﴾

"میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔"

---

(13) [موضوع ۔ امام صغانی" نے اسے موضوع (یعنی من گھڑت و خود ساختہ) کہا ہے۔ [الموضوعات (53)] شیخ البانی" نے بھی اسے موضوع قرار دیا ہے۔[السلسلة الضعيفة (44)]

(14) [موضوع ۔ امام ذہبی، امام صغانی" اور امام شوکانی" اسے موضوع قرار دیا ہے۔[ترتيب الموضوعات (600) الموضوعات للصغانی (52) الفوائد المجموعة للشوكانی (326)]

(15) [موضوع ۔ امام ابن تیمیہ" نے اسے ضعیف کہا ہے۔ شیخ البانی" نے اسے موضوع کہا ہے۔ [قاعدة جليلة لابن تيمية (57) السلسلة الضعيفة (47) مزید دیکھئے: ذخيرة الحفاظ لابن القيسرانی (5250/4)]

(16) [موضوع : الأسرار المرفوعة (506) تنزيه الشريعة (402/2) شیخ البانی" نے کہا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔[السلسلة الضعيفة (11)]

کسی بھی صحابی کی اتباع ذریعۂ ہدایت

(17) ﴿ أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمِ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ ﴾

''میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں' ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔''

ایک دوسری روایت میں یہ لفظ ہیں

﴿ إِنَّمَا أَصْحَابِي مِثْلُ النُّجُومِ فَأَيُّهُمْ أَخَذْتُمْ بِقَوْلِهِ اهْتَدَيْتُمْ ﴾

''بلاشبہ میرے صحابہ ستاروں جیسے ہیں' پس ان میں سے جس کے قول کو بھی تم پکڑ لو گے ہدایت پا جاؤ گے۔''

نفس کی پہچان ہی رب کی پہچان ہے

(18) ﴿ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ ﴾

''جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا' یقیناً اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔''

مجھے میرے رب نے ادب سکھایا

(19) ﴿ أَدَّبَنِي رَبِّي ' فَأَحْسَنَ تَأْدِيبِي ﴾

''میرے رب نے مجھے ادب سکھایا اور خوب اچھا مہذب بنایا۔''

---

(17) [موضوع امام ابن حزمؒ نے کہا ہے کہ یہ جھوٹی اور باطل خبر ہے ہرگز ثابت نہیں۔[الاحکام فی اصول الأحکام (64/5) شیخ البانیؒ نے اسے موضوع کہا ہے۔[السلسلة الضعيفة (66) مزید دیکھئے: جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبد البر (91/2)]

(18) [موضوع: الأسرار المرفوعة (506) تنزيه الشريعة (402/2) تذكرة الموضوعات (11)]

(19) [امام ابن تیمیہؒ نے کہا ہے کہ اس کی کوئی ثابت سند معروف نہیں۔ [احادیث القصاص (78) امام شوکانیؒ نے اسے "الفوائد المجموعة" (1020) میں اور شیخ فتنیؒ نے "تذکرۃ الموضوعات" (87) میں نقل کیا ہے۔]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
علم عظیم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

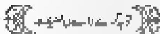
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]







[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

"قیامت کی فکر ساٹھ (60) سال کی عبادت سے بہتر ہے۔"

مسجد کا پڑوسی گھر میں نماز ادا نہیں کر سکتا

(33) ﴿ لَا صَلَاةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ ﴾

"مسجد کے پڑوسی کی نماز صرف مسجد میں ہی ہوتی ہے (گھر میں نہیں)۔"

حجر اسود اللہ کا دایاں ہاتھ

(34) ﴿ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ يَمِينُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ يُصَافِحُ بِهَا عِبَادَهُ ﴾

"حجر اسود زمین میں اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے وہ اس کے ساتھ اپنے بندوں سے مصافحہ کرتا ہے۔"

روزے تندرستی کی ضمانت

(35) ﴿ صُومُوْا تَصِحُّوْا ﴾

"روزے رکھو صحت مند بن جاؤ گے۔"

---

(32) [موضوع : تنزيه الشريعة (305/2) الفوائد المجموعة (723) ترتيب الموضوعات (964)]

(33) [ضعيف : ضعاف الدارقطني (362) اللآلئ المصنوعة (16/2) العلل المتناهية (693/1)]

(34) [موضوع : تاريخ بغداد للخطيب (328/6) العلل المتناهية (944/2) السلسلة الضعيفة (223)]

(35) [ضعيف : تخريج الاحياء (87/3) تذكرة الموضوعات (70) الموضوعات للصغاني (72)]

پڑوس کی حد

(36) ﴿أَوْصَانِي جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْجَارِ إِلَى أَرْبَعِينَ دَارًا ' عَشَرَةٌ مِنْ هَاهُنَا ' وَعَشَرَةٌ مِنْ هَاهُنَا ' وَعَشَرَةٌ مِنْ هَاهُنَا ' وَعَشَرَةٌ مِنْ هَاهُنَا﴾

"مجھے جبرئیل علیہ السلام نے چالیس (40) گھروں تک پڑوسی کے ساتھ (حسن سلوک کی) وصیت کی ہے' چالیس اس طرف سے' چالیس اس طرف سے' چالیس اس طرف سے اور چالیس اس طرف سے (یعنی اپنے گھر کے چاروں طرف دس دس گھر پڑوس میں شامل ہیں)۔"

کائنات کی تخلیق رسول اللہ ﷺ کے لیے

(37) ﴿لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا﴾

"(اے پیغمبر!) اگر تو نہ ہوتا تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔"

سورۂ واقعہ کی تلاوت سے فقر و فاقے کا خاتمہ

(38) ﴿مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا﴾

"جس نے ہر رات "سورۂ واقعہ" کی تلاوت کی اسے کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا۔"

رضائے الٰہی اور اہل اسلام کے لیے فکر کرنے کی ترغیب

(39) ﴿مَنْ أَصْبَحَ وَهَمُّهُ غَيْرُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ' فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ وَمَنْ لَمْ

---

(36) [ضعيف ' كشف الخفاء (1054/1) تخريج الاحياء (232/2) المقاصد الحسنة للسخاوى (170)]

(37) [موضوع : اللؤلؤ المرصوع للمشيشى (454) ترتيب الموضوعات (196) السلسلة الضعيفة (282)]

(38) [ضعيف ' العلل المتناهية (151/1) التنزيه الشريعة (301/1) الفوائد المجموعة (972)]

﴿ يَهْتَمَّ لِلْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ ﴾

”جس نے صبح کی اور اس کا فکر و غم رضائے الٰہی کے علاوہ کچھ اور تھا تو اللہ تعالیٰ سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور جو مسلمانوں کے لیے غمگین و فکر مند نہیں ہوتا وہ ان میں سے نہیں۔“

جیسی عوام ویسا حکمران

(40) ﴿ كَمَا تَكُونُوا يُوَلَّى عَلَيْكُمْ ﴾

”جیسے تم (خود) ہوتے ہو (ویسا ہی) تم پر والی و حاکم مقرر کر دیا جاتا ہے۔“

شب براءت میں گناہوں کی بخشش اور رزق کی فراخی

(41) ﴿ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ ﴾

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ پندرہ (15) شعبان کی رات کو پہلے آسمان کی جانب اترتے ہیں اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ افراد کو بخش دیتے ہیں۔“

---

(39) [موضوع : الفوائد المجموعة (233) تذكرة الموضوعات (69) السلسلة الضعيفة (312,309)]

(40) [ضعيف . كشف الخفاء (1997/2) الفوائد المجموعة (624) تذكرة الموضوعات (182)]

(41) [ضعيف : ضعيف ترمذي (739) ضعيف ابن ماجه ' ابن ماجه (1389)]

○ اس روایت کی تفصیل یوں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (بستر سے) غائب پایا (میں نے تلاش کیا تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقد (مدینہ منورہ کے معروف قبرستان) میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تمہیں یہ خطرہ محسوس ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے؟ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرا یہ گمان تھا کہ آپ کسی (دوسری) بیوی کے ہاں چلے گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿بقیہ اگلے صفحے پر﴾

﴿گزشتہ سے پیوستہ﴾ بلاشبہ اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات کو آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں۔ (باقی حدیث اوپر مذکور ہے)۔

15 شعبان کی رات کی فضیلت میں چند دیگر ضعیف اور مشہور روایات حسب ذیل ہیں:

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں ﴿هَلْ تَدْرِينَ مَا فِيهِ اللَّيْلَةِ؟ يَعْنِي لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، قَالَتْ: مَا فِيهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: فِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ، وَفِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ، وَفِيهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ، وَفِيهَا تَنْزِلُ أَرْزَاقُهُمْ﴾ "کیا تم جانتی ہو یہ (یعنی نصف (15) شعبان کی رات) کون سی رات ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اس میں کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس رات میں بنی آدم کے اس سال پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں لکھ جاتا ہے اس میں بنی آدم کے اس سال ہر فوت ہونے والے انسان کے متعلق لکھا جاتا ہے اس میں ان کے اعمال (اللہ کی طرف) اٹھائے جاتے ہیں اور اس میں ان کا رزق نازل کیا جاتا ہے۔"

[ضعیف: اس روایت کے متعلق شیخ البانی فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی سند کا علم نہیں ہوسکا البتہ اس کے متعلق غالب گمان یہی ہے کہ یہ ضعیف ہے۔ [هداية الرواة (1257) مشكاة للألباني (409/1)]

② حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ﴾ "بلاشبہ اللہ تعالیٰ پندرہ (15) شعبان کی رات (اہل ارض) کی طرف نظرِ رحمت فرماتے ہیں اور مشرک یا (بلاوجہ) دشمنی رکھنے والے کے سوا تمام مخلوق کو بخش دیتے ہیں۔"

[ضعیف: ابن ماجه (1390) اس روایت کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے اور مزید یہ کہ اس میں انقطاع بھی ہے۔ مزید دیکھئے: الجرح والتعديل (682/5) المجروحين (11/2) ميزان الاعتدال (475/2) تقريب (444/1)]

③ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی روایت میں ہے کہ ﴿إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا، فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ، أَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهُ، أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ، أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ﴾ "جب پندرہ (15) شعبان کی رات ہو تو اس رات کا قیام کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس رات ﴿باقی اگلے صفحہ پر﴾

(42) ﴿مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ فَأَذَّنَ فِيْ أُذُنِهِ الْيُمْنَى وَأَقَامَ فِي أُذُنِهِ الْيُسْرَى لَمْ تَضُرَّهُ أُمُّ الصِّبْيَانِ﴾

"جس کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا اور اس نے اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی تو اسے "ام الصبیان" (ایک بیماری کا نام) کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔"

﴿گذشتہ سے پیوستہ﴾ غروب آفتاب کے بعد آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور اعلان فرماتے ہیں' خبردار! کون مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے؟ میں اسے بخش دوں' کون رزق طلب کرنے والا ہے؟ میں اسے رزق دے دوں' کون آزمائش ومصیبت میں مبتلا ہے؟ میں اسے عافیت دے دوں' خبردار! فلاں فلاں کون ہے' حتی کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔"

[موضوع : ضعیف ابن ماجہ' ابن ماجہ (1388) ضعیف الجامع الصغیر (653)]

④ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ﴿خَمْسُ لَيَالٍ لَا تُرَدُّ فِيهِنَّ الدَّعْوَةُ . أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ ' وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ' وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ ' وَلَيْلَةُ الْفِطْرِ ' وَلَيْلَةُ النَّحْرِ﴾ "پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا رد نہیں کی جاتی (1) ماہ رجب کی پہلی رات (2) نصف یعنی پندرہ شعبان کی رات (3) جمعہ کی رات (4) عید الفطر کی رات (5) عید الاضحیٰ کی رات۔"

[موضوع: ضعیف الجامع الصغیر للألبانی (2852)]

(42) [موضوع : المیزان للذہبی (397/4) مجمع الزوائد للہیثمی' تخریج الاحیاء (61/2)]

ایک سنت زندہ کرنے سے سو شہیدوں کا اجر

(43) ﴿مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ﴾

"جس نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا اس کے لیے 100 شہیدوں کا اجر ہے۔"

(44) ﴿اَلْمُتَمَسِّکُ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ لَهٗ اَجْرُ شَهِیْدٍ﴾

"میری امت کے فساد کے وقت میری سنت پر قائم رہنے والے کے لیے شہید کا اجر ہے۔"

میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں

(45) ﴿اَنَا ابْنُ الذَّبِیْحَیْنِ﴾

"میں دو ذبیحوں (یعنی اسماعیل علیہ السلام اور آپ ﷺ کے والد عبداللہ) کا بیٹا ہوں۔"

قرآن، والدین اور علی رضی اللہ عنہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے

(46) ﴿اَلنَّظَرُ فِی الْمُصْحَفِ عِبَادَةٌ وَنَظَرُ الْوَلَدِ اِلَی الْوَالِدَیْنِ عِبَادَةٌ وَالنَّظَرُ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عِبَادَةٌ﴾

"قرآن کو دیکھنا عبادت ہے' اولاد کا والدین کو دیکھنا عبادت ہے اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔"

---

(43) [ضعیف جدا ذخیرة الحفاظ (5174/4) السلسلة الضعیفة (326)]

(44) [ضعیف : السلسلة الضعیفة (327)]

(45) [اس کی کوئی اصل نہیں۔ رسالة لطیفة لابن قدامة (23) اللؤلؤ المرصوع (81) النخبة البهیة للشاوی (43)]

(46) [موضوع : السلسلة الضعیفة (356)]

مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کی فضیلت

(47) ﴿ مَنْ صَلّٰى فِي مَسْجِدِيْ أَرْبَعِيْنَ صَلَاةً لَا يَفُوْتُهُ صَلَاةٌ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَنَجَاةٌ مِّنَ الْعَذَابِ وَبَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ ﴾

"جس نے میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں 40 نمازیں ادا کیں (اوران میں سے) کوئی ایک نماز بھی فوت نہ ہوئی تو اس کے لیے آگ سے برائت اور عذاب سے نجات لکھ دی جائے گی اور وہ نفاق سے بری ہو جائے گا۔"

قریبی رشتہ دار نیکی کے زیادہ مستحق

(48) ﴿ اَلْأَقْرَبُوْنَ أَوْلٰى بِالْمَعْرُوْفِ ﴾

"قریبی رشتہ دار نیکی کے زیادہ مستحق ہے۔"

جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص

(49) ﴿ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ، يُقَالُ لَهُ: جُهَيْنَةُ، فَيَسْأَلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ: هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ يُعَذَّبُ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، فَيَقُوْلُوْنَ: عِنْدَ جُهَيْنَةَ الْخَبَرُ الْيَقِيْنُ ﴾

"سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا شخص قبیلہ جہینہ کا ایک فرد ہوگا، جسے جہینہ کہہ کر پکارا جائے گا۔ اہل جنت اس سے دریافت کریں گے کہ کیا کوئی ایسا شخص باقی ہے

---

(47) [ضعیف: السلسلة الضعيفة (364)]

(48) [اس کی کوئی اصل نہیں۔ الأسرار المرفوعة (51) اللؤلؤ المرصوع (55) المقاصد الحسنة للسخاوي (141)]

جسے عذاب دیا جا رہا ہو؟ وہ کہے گا نہیں۔ تو وہ کہیں گے جہینہ کے پاس یقینی خبر ہے۔"

بہترین نام

(50) ﴿ خَيْرُ الْأَسْمَاءِ مَا عُبِّدَ وَمَا حُمِّدَ ﴾

"بہترین نام وہ ہے جس کے ساتھ عبادت کی جائے اور تعریف کی جائے۔"

طلب علم کے لیے چین تک جانے کا حکم

(51) ﴿ اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ ﴾

"علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین تک جانا پڑے۔"

عورتوں کی رائے کی مخالفت کرنے کا حکم

(52) ﴿ شَاوِرُوْهُنَّ يَعْنِي النِّسَاءَ. وَخَالِفُوْهُنَّ ﴾

"ان سے یعنی خواتین سے مشورہ کرو (مگر مشورہ کے بعد) ان کی مخالفت کرو۔"

روز قیامت لوگوں کو ماؤں کے ساتھ بلایا جائے گا

(53) ﴿ يُدْعَى النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأُمَّهَاتِهِمْ سَتْرًا مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِمْ ﴾

"روز قیامت لوگوں کو ان کی ستر پوشی کے لیے ان کی ماؤں کے ساتھ پکارا جائے گا

---

(49) [موضوع ۔ الکشف الالہی للطرابلسی (161/1) تنزیہ الشریعۃ (391/2) الفوائد المجموعۃ رقم ...]

(50) [موضوع ۔ الأسرار المرفوعۃ (192) اللؤلؤ المرصوع (189) النخبۃ (117)]

(51) [موضوع ۔ الموضوعات لابن الجوزی (215/1) ترتیب الموضوعات للذہبی (111) الفوائد المجموعۃ (852)]

(52) [اس کی کوئی اصل نہیں۔ اللؤلؤ المرصوع (264) تذکرۃ الموضوعات (128) الاسرار المرفوعۃ (240)]

(کیونکہ اگر باپوں کے ساتھ پکارا گیا تو ممکن ہے کہ دنیا میں جو اس کا باپ تھا وہ حقیقت میں اس کا باپ ہی نہ ہو بلکہ باپ کوئی اور ہی ہو اور پھر میدان محشر میں برسرعام یہ بات ظاہر ہو جائے کہ وہ تو ولد زنا ہے)۔"

حکمران زمین میں اللہ کا سایہ ہے

(54) ﴿ السُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ، مَنْ نَصَحَهُ هُدَى وَمَنْ غَشَّهُ ضَلَّ ﴾

"حکمران اللہ کی زمین میں اس کا سایہ ہے، جس نے اس کی خیر خواہی کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے اسے دھوکہ دیا وہ گمراہ ہو گیا۔"

اللہ سے ڈرنے والے اور نہ ڈرنے والے کا انجام

(55) ﴿ مَنْ خَافَ اللّٰهَ خَوَّفَ اللّٰهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهَ خَوَّفَهُ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ﴾

"جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر گیا اللہ اس سے ہر چیز کو ڈرائیں گے اور جو اللہ تعالیٰ سے خائف نہ ہوا تو پھر اللہ اسے ہر چیز سے ڈرائیں گے۔"

اللہ کے فیصلے پر راضی نہ ہونے والے کو دوسرا رب تلاش کرنے کا حکم

(56) ﴿ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَائِي وَيَصْبِرْ عَلَى بَلَائِي

---

(53) [موضوع : اللآلئ المصنوعة للسيوطي (449/2) الموضوعات لابن الجوزي (248/3) ترتيب الموضوعات (1123)]

(54) [موضوع : تذكرة الموضوعات للفتني (182) الفوائد المجموعة للشوكاني (623) السلسلة الضعيفة (475)]

(55) [ضعيف : تخريج الاحياء للعراقي (145/2) تذكرة الموضوعات (20) السلسلة الضعيفة (485)]

فَلْيَلْتَمِسْ رَبًّا سِوَائِي ﴾

"اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا' جو میرے فیصلے پر راضی نہ ہوا اور جس نے میری آزمائش پر صبر نہ کیا تو وہ میرے سوا کوئی اور رب تلاش کرلے۔"

فاسق کی غیبت نہیں ہوتی

(57) ﴿ لَيْسَ لِفَاسِقٍ غِيبَةٌ ﴾

"فاسق وفاجر کی غیبت نہیں ہوتی (یعنی گناہگار کی غیبت کرنے سے گناہ نہیں ہوتا)۔"

تدفین کے بعد مردے کو ہدایت

(58) ﴿ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ فَدَفَنْتُمُوهُ فَلْيَقُمْ أَحَدُكُمْ عِنْدَ رَأْسِهِ ' فَلْيَقُلْ : يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانَةٍ ! فَإِنَّهُ سَيَسْمَعُ ' فَلْيَقُلْ : يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانَةٍ ! فَإِنَّهُ سَيَسْتَوِي قَاعِدًا ' فَلْيَقُلْ يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانَةٍ ! فَإِنَّهُ سَيَقُولُ أَرْشِدْنِي أَرْشِدْنِي ' رَحِمَكَ اللّٰهُ ' فَلْيَقُلْ : اذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنْ دَارِ الدُّنْيَا شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَ أَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ..... ﴾

"جب تم میں سے کوئی آدمی فوت ہو اور تم اسے دفن کر دو تو تم میں سے کوئی اس کے سر کے قریب کھڑا ہو اور کہے اے فلاں عورت کے بیٹے فلاں! تو یقیناً وہ سنے گا۔ پھر وہ کہے

---

(56) [ضعیف : الکشف الالٰھی للطرابلسی (625/1) تذکرۃ الموضوعات (189) الفوائد المجموعۃ (746)]

(57) [موضوع : الأسرار المرفوعۃ للھروی (390) المنار المنیف لابن القیم (301) الکشف الالٰھی (764/1)]

اے فلاں عورت کے بیٹے فلاں! تو بلاشبہ وہ برابر ہو کر بیٹھ جائے گا۔ پھر وہ کہے' اے فلاں عورت کے بیٹے فلاں! تو بے شک وہ کہے گا' مجھے ہدایت کرو مجھے ہدایت کرو' اللہ تم پر رحم کرے۔ پھر وہ کہے' اس چیز کو یاد کرو کہ جس پر تم اس دنیوی گھر سے رخصت ہوئے ہو (یعنی) یہ شہادت کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں' قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ اہل قبور کو (ان کی قبروں سے ضرور) اٹھائیں گے۔"

استخارہ' مشورہ اور میانہ روی اختیار کرنے والے کیلئے بشارت

(59) ﴿ مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ ' وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ ' وَلَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ ﴾

"جس نے استخارہ کیا وہ (کبھی) خائب وخاسر نہ ہوا' جس نے مشورہ کیا وہ (کبھی) نادم وپشیمان نہ ہوا اور جس نے میانہ روی اختیار کی وہ (کبھی) فقیر نہ ہوا۔"

بال اور ناخن کاٹ کر نبی ﷺ دفن کرنے کیلئے جنت البقیع بھیجتے

(60) ﴿ كَانَ إِذَا أَخَذَ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ قَلَّمَ أَظْفَارَهُ أَوِ احْتَجَمَ بَعَثَ بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ فَدُفِنَ ﴾

"آپ ﷺ جب اپنے بال یا ناخن کاٹتے یا سینگی لگواتے تو ان بالوں کو بقیع الغرقد (کے قبرستان) کی طرف بھیجتے اور پھر وہ (وہاں) دفن کر دیئے جاتے۔"

---

(58) [ضعیف : تخریج الاحیاء (420/4) زاد المعاد لابن القیم (206/1) السلسلة الضعیفة (599)]

(59) [موضوع : الكشف الالهی (775/1) السلسلة الضعیفة (611)]

(60) [موضوع : العلل لابن أبی حاتم (337/2) السلسلة الضعیفة (713)]

مومن کی صفات

(61) ﴿ الْمُؤْمِنُ كَيِّسٌ فَطِنٌ حَذِرٌ ﴾

"مومن زیرک، سمجھدار اور چوکنا ہوتا ہے۔"

ماہ رمضان کی فضیلت

(62) ﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ، شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدّٰى فِيهِ فَرِيضَةً كَانَ كَمَنْ أَدّٰى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ فِي رِزْقِ الْمُؤْمِنِ وَمَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِّذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ، قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ، وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ، وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ، وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ ﴾

"اے لوگو! بے شک تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہے ایسا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض کیا ہے اور اس کے قیام اللیل (یعنی نماز تراویح) کو نفلی طور پر مقرر فرمایا ہے۔ جس نے اس

---

(61) [موضوع : کشف الخفاء للعجلونی (2684/2) الکشف الالٰهی للطرابلسی (859/1) السلسلة الضعیفة (760)]

مہینے میں کوئی بھی خیر کا کام کیا وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے اس مہینے کے سوا (کسی اور مہینے میں) کوئی فرض ادا کیا اور جس نے اس میں کوئی فرض ادا کیا وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے اس مہینے کے سوا ستر فرض ادا کیے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہی ہے۔ یہ ہمدردی کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جس نے اس میں کسی ایک روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے' اس کی گردن کو جہنم سے آزادی مل جائے گی اور اس کو بھی روزہ دار (جس کا روزہ کھلوایا ہے) کے برابر ثواب حاصل ہوگا مگر روزہ دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں آئے گی۔ ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم سب اتنی طاقت نہیں رکھتے کہ روزہ دار کا روزہ افطار کرائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ یہ ثواب ایسے شخص کو عطا فرما دے گا جس نے دودھ کے ایک گھونٹ یا کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ کے ساتھ ہی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اور جس نے روزہ دار کو خوب سیر کر کے کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے پانی پلائے گا جس سے جنت میں داخل ہونے تک وہ پیاس محسوس نہیں کرے گا۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کی ابتدا میں رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے' جس کے وسط میں (لوگوں کے گناہوں کی) مغفرت ہوتی ہے اور جس کے آخر میں جہنم سے آزادی ملتی ہے اور جس نے اس مہینے میں اپنے ماتحت (غلام یا لونڈی) پر تخفیف کی اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے اور اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیں گے۔"

جہنم کی کیفیت

(63) ﴿يَا جِبْرِيلُ صِفْ لِيَ النَّارَ ' وَانْعَتْ لِي جَهَنَّمَ ' فَقَالَ جِبْرِيلُ : إِنَّ اللهَ

---

(62) [ضعیف : العلل لابن أبي حاتم (249/1) السلسلة الضعيفة (871) بيهقى فى شعب الايمان (3608) هداية الرواة (1906) شیخ البانیؒ نے اس کی سند کو بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔]

تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَ بِجَهَنَّمَ فَأُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ عَامٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ عَامٍ حَتَّى احْمَرَّتْ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ عَامٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ ﴾

''اے جبرئیل علیہ السلام! میرے لیے آگ اور جہنم کا وصف بیان کیجیے۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کے متعلق حکم ارشاد فرمایا تو اسے ایک ہزار سال جلایا گیا حتی کہ وہ سفید ہو گئی' پھر اس کے متعلق حکم دیا تو اسے پھر ایک ہزار سال جلایا گیا حتی کہ وہ سرخ ہو گئی' پھر (تیسری بار) اس کے متعلق حکم دیا تو اسے پھر ایک ہزار سال جلایا گیا حتی کہ وہ سیاہ ہو گئی اور اب اس کا رنگ انتہائی سیاہ و تاریک ہے۔''

کثرت کلام کا نقصان

(64) ﴿ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللَّهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي ﴾

''اللہ کے ذکر کو چھوڑ کر کثرت سے کلام مت کیا کرو' کیونکہ اللہ کے ذکر کے بغیر کثرت کلام دل کو سخت کر دیتا ہے اور بلاشبہ لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور سخت دل ہی ہے۔''

اگلی صف پوری ہو چکی ہو تو کسی آدمی کو پیچھے کھینچنا

(65) ﴿ إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّفِّ وَقَدْ تَمَّ فَلْيَجْبِذْ إِلَيْهِ رَجُلًا يُقِيمُهُ إِلَى جَنْبِهِ ﴾

''جب تم میں سے کوئی صف تک پہنچے اور وہ پوری ہو چکی ہو تو وہ (صف سے) کسی

---

(63) [موضوع : الهيثمي (387/10) السلسلة الضعيفة (910)]

(64) [ضعيف : السلسلة الضعيفة (920)]

آدمی کو اپنی طرف کھینچ لے اور اسے اپنے پہلو میں کھڑا کر لے۔"

اس امت میں تیس ابدال ہوں گے

(66) ﴿ اَلْاَبْدَالُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ثَلَاثُوْنَ ، مِثْلُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ ، کُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَکَانَهٗ رَجُلًا ﴾

"اس اُمت میں تیس ابدال[1] ہوں گے ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام کی مانند جب کبھی (اُن ابدال میں سے) ایک آدمی فوت ہو جائے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی جگہ کسی دوسرے آدمی کو بھیج دیں گے۔"

تمام صحابہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی وجہ

(67) ﴿ مَا فَضَّلَکُمْ اَبُوْبَکْرٍ بِکَثْرَةِ صِیَامٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلٰکِنْ بِشَیْءٍ وَقَرَ فِیْ صَدْرِهٖ ﴾

"ابوبکر رضی اللہ عنہ روزوں اور نمازوں کی کثرت کے باعث تم پر فضیلت نہیں لے گئے بلکہ اس چیز کے باعث (انہیں یہ شرف ومقام حاصل ہوا ہے) جس کا بوجھ انہوں نے اپنے سینے میں اٹھا رکھا ہے (یعنی ایمان وتقویٰ)۔"

---

(65) [ضعیف : تلخیص الحبیر لابن حجر (37/2) السلسلة الضعیفة (921)]

(66) [موضوع ، الأسرار المرفوعة لعلی القاری (470) تمییز الطیب من الخبیث لابن الدیبع (7) المنار المنیف لابن القیم (308)]

(1) [شمس الحق عظیم آبادیؒ بیان فرماتے ہیں کہ اَبدال بدل کی جمع ہے۔ ان کا نام اَبدال رکھنے کا سبب یہ ہے کہ ان میں سے جب بھی کوئی آدمی فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک اور آدمی بھیج دیتے ہیں۔[عون المعبود (تحت الحدیث ، 4286)]

(67) [اس کی کوئی اصل نہیں ۔ الأسرار المرفوعة لعلی القاری (452) الأحادیث التی لا أصل لها فی الاحیاء للسبکی (288) المنار المنیف (246)]

بیت اللہ میں طواف ہی تحیۃ المسجد ہے

(68) ﴿ تَحِيَّةُ الْبَيْتِ الطَّوَافُ ﴾

''بیت اللہ میں تحیۃ المسجد طواف ہی ہے (یعنی مسجد حرام میں داخل ہوتے ہی طواف کرنے والے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد بھی ادا کرے)۔''

نماز میں انسان اللہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے

(69) ﴿ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ بَيْنَ عَيْنَيِ الرَّحْمَانِ فَإِذَا الْتَفَتَ ' قَالَ لَهُ الرَّبُّ : يَا ابْنَ آدَمَ إِلَى مَنْ تَلْتَفِتُ ؟ إِلَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنِّي ؟ ابْنَ آدَمَ ! أَقْبِلْ عَلَى صَلَاتِكَ فَأَنَا خَيْرٌ لَكَ مِمَّنْ تَلْتَفِتُ إِلَيْهِ ﴾

''بلاشبہ بندہ جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ رحمٰن کی دو آنکھوں کے درمیان ہوتا ہے اور اگر وہ اِدھر اُدھر جھانکے تو پروردگار اسے کہتا ہے' اے آدم کے بیٹے! تو کس کی طرف جھانکتا ہے؟ کیا کسی ایسی ہستی کی طرف (تو جھانک رہا ہے) جو تیرے لیے مجھ سے بھی بہتر ہے؟ آدم کے بیٹے! اپنی نماز میں توجہ رکھ میں تیرے لیے اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تو جھانک رہا ہے۔''

کیا اللہ تعالیٰ بھی سوتے ہیں؟

(70) ﴿ وَقَعَ فِي نَفْسِ مُوسَى : هَلْ يَنَامُ اللّٰهُ تَعَالَى ؟ فَأَرْسَلَ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا ' فَأَرَقَهُ ثَلَاثًا ' ثُمَّ أَعْطَاهُ قَارُورَتَيْنِ ' فِي كُلِّ يَدٍ قَارُورَةٌ ثُمَّ نَامَ نَوْمَةً ' فَاصْطَفَقَتْ يَدَاهُ وَانْكَسَرَتِ الْقَارُورَتَانِ ' قَالَ : ضَرَبَ اللّٰهُ لَهُ مَثَلًا ' أَنَّ اللّٰهَ

(68) [اس کی کوئی اصل نہیں۔ الأسرار المرفوعة (130) اللؤلؤ المرصوع (143)]

(69) [ضعيف جدا . الأحاديث القدسية الضعيفة والموضوعة للعيسوى (46) السلسلة الضعيفة (1024)]

لَوْ كَانَ يَنَامُ لَمْ تَسْتَمْسِكِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ ﴾

''موسیٰ علیہ السلام کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ آیا اللہ تعالیٰ بھی سوتے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا' اس نے انہیں (مسلسل) تین دن سلائے رکھا' پھر انہیں دو شیشے کے برتن تھما دیئے' ہر ہاتھ میں ایک برتن ۔ پھر وہ سو گئے تو ان کے ہاتھ ملے اور دونوں شیشے کے برتن (گرے اور) ٹوٹ گئے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے یہ مثال بیان کی کہ اگر اللہ تعالیٰ سو جاتے تو آسمان وزمین رُکے نہ رہتے (بلکہ گر جاتے)۔''

نظر شیطان کا ایک تیر ہے

(71) ﴿ اَلنَّظْرَةُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيْسَ مَنْ تَرَكَهَا خَوْفًا مِنَ اللّٰهِ آتَاهُ اللّٰهُ إِيْمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِيْ قَلْبِهِ ﴾

''(غیر محرم کی طرف) دیکھنا ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے' جس نے اللہ تعالیٰ سے خائف ہو کر اسے چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اسے ایسا ایمان عطا فرمائیں گے جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔''

نکسیر پھوٹ پڑنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

(72) ﴿ يُعَادُ الْوُضُوْءُ مِنَ الرُّعَافِ السَّائِلِ ﴾

''بہنے والی نکسیر کی وجہ سے دوبارہ وضو کیا جائے گا۔''

---

(70) [ضعيف ـ العلل المتناهية لابن الجوزي' السلسلة الضعيفة (1034)]

(71) [ضعيف جدا ـ الترغيب والترهيب للمنذري (106/4) مجمع الزوائد للهيثمي (63/8) تلخيص المستدرك للذهبي (314/4)]

(72) [موضوع ـ ذخيرة الحفاظ لابن طاهر (6526/5) السلسلة الضعيفة (1071)]

ایمان کی حقیقت

(73) ﴿لَيْسَ الْإِيْمَانُ بِالتَّمَنِّي وَلَا بِالتَّحَلِّيْ، وَلٰكِنْ مَا وَقَرَ فِي الْقَلْبِ وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ﴾

”ایمان تمنا کرنے اور آراستہ ہونے کا نام نہیں بلکہ ایمان وہ چیز ہے جس کا بوجود دل میں ہوتا ہے اور جس کی تصدیق (صاحب ایمان کا) کردار وعمل کرتا ہے۔“

قیامت کی ایک علامت

(74) ﴿تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا عَصَا مُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَخَاتَمُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُوْلُ : هٰذَا . يَا مُؤْمِنُ، هٰذَا يَا كَافِرُ﴾

”ایک جانور نکلے گا جس کے پاس موسیٰ علیہ السلام کا عصا (لاٹھی) ہوگا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی اور وہ کہے گا یہ ہے اے مومن اے یہ ہے اے کافر۔“

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کیلئے مکڑی نے غار کے دروازے پر جال بُن دیا

(75) ﴿انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْبَكْرٍ إِلَى الْغَارِ فَدَخَلَا فِيْهِ فَجَاءَتِ الْعَنْكَبُوْتُ فَنَسَجَتْ عَلَى بَابِ الْغَارِ وَجَاءَتْ قُرَيْشٌ يَطْلُبُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانُوْا إِذَا رَأَوْا عَلَى بَابِ الْغَارِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوْتِ قَالُوْا لَمْ يَدْخُلْهُ أَحَدٌ﴾

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غار کی طرف گئے اور اس میں داخل ہو گئے۔ پھر ایک مکڑی آئی اور اس نے غار کے دروازے پر جالا بُن دیا۔ (کفار) قریش

---

(73) [موضوع . ذخيرة الحفاظ لابن طاهر (4656/4) السلسلة الضعيفة (1098) تبيض الصحيفة لمحمد عمرو (33)]

(74) [منكر : السلسلة الضعيفة (1108)]

نبی کریم ﷺ کو تلاش کرتے ہوئے آئے اور جب غار کے دروازے پر مکڑی کا جالا دیکھا تو کہا کہ اس میں کوئی داخل نہیں ہوا۔"

وضوء ٹوٹ جانے پر وضوء کرنے کا حکم

(76) ﴿ وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ رِيْحًا ، فَقَالَ : لِيَقُمْ صَاحِبُ هٰذَا الرِّيْحِ فَلْيَتَوَضَّأْ ، فَاسْتَحْيَا الرَّجُلُ أَنْ يَقُوْمَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لِيَقُمْ صَاحِبُ هٰذَا الرِّيْحِ فَلْيَتَوَضَّأْ ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا نَقُوْمُ كُلُّنَا نَتَوَضَّأُ ؟ فَقَالَ . قُوْمُوْا كُلُّكُمْ فَتَوَضَّئُوْا ﴾

"نبی کریم ﷺ نے بو محسوس کی تو کہا اس بو والا شخص کھڑا ہو اور وضوء کرے۔ آدمی کو کھڑے ہونے سے حیا آئی (اس لیے وہ کھڑا نہ ہوا)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا' اس بو والا شخص کھڑا ہو اور وضوء کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ہم سب نہ وضوء کر آئیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا (ہاں) تم سب وضوء کر آؤ۔"

پندرہ کام جنہیں اپنا لینے کے بعد اُمت آزمائش کا شکار ہو جائیگی

(77) ﴿ إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ : إِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا وَ أَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَبَرَّ صَدِيْقَهُ وَجَفَا أَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ

---

(75) [ضعيف : السلسلة الضعيفة (1129) التحديث بما قيل لا يصح فيه حديث لبكر أبي زيد (214)]

(76) [باطل : السلسلة الضعيفة (1132)]

وَاتُّخِذَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ أَوْ خَسْفًا وَمَسْخًا﴾

''جب میری امت پندرہ کام اپنا لے گی تو اس پر آزمائش اتر آئے گی۔ (وہ کام یہ ہیں) (1) جب غنیمت متداول مال کی حیثیت اختیار کرلے گی (یعنی کسی کو مال غنیمت سے دیا جائے گا اور کسی کو محروم کر دیا جائے گا)' (2) امانت کو مال غنیمت سمجھ لیا جائے گا (یعنی لوگوں کی دی ہوئی امانتوں پر یوں قبضہ کر لیا جائے گا جیسے جنگ میں حاصل ہونے والا مال غنیمت ہے)' (3) زکوٰۃ تاوان بن جائے گی (یعنی لوگوں پر اس کی ادائیگی گراں ہو جائے گی کیونکہ وہ اسے مال کی پاکیزگی کا سبب یا حکم الٰہی نہیں بلکہ چٹی یا تاوان سمجھ لیں گے)' (4) مرد (ہر جائز و ناجائز کام میں) اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا (5) مگر اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا' (6) اپنے دوست کے ساتھ اچھے برتاؤ کے ساتھ پیش آئے گا (اور اسے اپنے قریب لائے گا) (7) مگر اپنے والد (پر زیادتی کرے گا اور اس) کو خود سے دور ہٹائے گا' (8) مساجد میں (جھگڑوں' تجارتی لین دین اور لہو و لعب کی) آوازیں بلند ہوں گی' (9) قوم کا کفیل و نگران (یعنی سردار) ان کا سب سے گھٹیا اور کمینہ شخص ہو گا' (10) آدمی کی عزت اس کے شر سے ڈرتے ہوئے کی جائے گی (مبادا کہ انہیں اس کا شر نہ پہنچ جائے)' (11) شرابیں پی جائیں گی' (12) (بلا ضرورت) ریشم پہنا جائے گا' (13) ناچ گانے والی عورتیں اور (14) گانے بجانے کے آلات پکڑ لیے جائیں گے' (15) اس امت کے آخری لوگ (یعنی بعد میں آنے والے) پہلوں (یعنی سلف صالحین) کو لعنت ملامت کریں گے (اس کا مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ اعمال صالحہ بجا لانے میں سلف صالحین کی اتباع و اقتدا نہیں کریں گے اور یہ انہیں لعنت کرنے کے ہی مترادف ہے' جب امت کے لوگ یہ کام کرنے لگیں) تو انہیں چاہیے کہ پھر سرخ آندھی اور خسف و مسخ (زمین میں دھنسنا اور صورتیں بدل جانا) کا انتظار کریں (یعنی پھر انہیں لازماً ایسے عذابوں سے

دو چار کیا جائے گا)۔"

دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ

(78) ﴿ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ ﴾

"دنیا کی محبت ہر گناہ کی بنیاد ہے۔"

رزق حلال کمانا بھی جہاد ہے

(79) ﴿ طَلَبُ الْحَلَالِ جِهَادٌ ' وَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ ﴾

"(رزق) حلال طلب کرنا جہاد ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ پیشہ ور (اہل حرفہ وہنر مند) مومن سے محبت کرتے ہیں۔"

قرآن کی دلہن سورۂ رحمٰن ہے

(80) ﴿ لِكُلِّ شَيْءٍ عَرُوْسٌ وَعَرُوْسُ الْقُرْآنِ الرَّحْمٰنُ ﴾

"ہر چیز کی دلہن ہوتی ہے اور قرآن کی دلہن سورۂ رحمٰن ہے۔"

قوم کا سردار درحقیقت قوم کا خادم ہوتا ہے

(81) ﴿ سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ ﴾

---

(77) [ضعیف : ضعیف ترمذی ' ترمذی (2210) العلل المتناهية (1421/2) الكشف الالهی (33/1)]

(78) [موضوع : أحاديث القصاص لابن تيمية (7) الأسرار المرفوعة (163/1) تذكرة الموضوعات (173)]

(79) [ضعیف : السحبة البهية للسنباوی (57) الكشف الالهی (518/1) السلسلة الضعيفة (1301)]

(80) [منكر : السلسلة الضعيفة (1350)]

"قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے۔"

شہد اور قرآن میں شفاء ہے

(82) ﴿ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ : الْعَسَلُ وَالْقُرْآنُ ﴾

"دو شفا بخش اشیاء کو لازم پکڑو ایک شہد اور دوسری قرآن۔"

اُمیہ بن ابی الصلت کی حالت زار

(83) ﴿ آمَنَ شِعْرُ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ وَكَفَرَ قَلْبُهُ ﴾

"امیہ بن ابی صلت کے شعر ایمان لے آئے ہیں (لیکن) اس کے دل نے کفر کیا ہے۔"

جیسا دین اختیار کرو گے ویسی ہی جزا دیے جاؤ گے

(84) ﴿ الْبِرُّ لَا يَبْلَى وَالْإِثْمُ لَا يُنْسَى وَالدَّيَّانُ لَا يَنَامُ فَكُنْ كَمَا شِئْتَ كَمَا تَدِينُ تُدَانُ ﴾

"نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی ' گناہ بھولتا نہیں اور حساب لینے والا سوتا نہیں۔ پس اب تم جیسے چاہو بن جاؤ (کیونکہ یقیناً) تم جیسا دین اختیار کرو گے ویسی ہی جزا دیے جاؤ گے۔"

ملک الموت کا سامنا کرنا کتنا سخت ہے؟

(85) ﴿ لَمُعَالَجَةُ مَلَكِ الْمَوْتِ أَشَدُّ مِنْ أَلْفِ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ ﴾

---

(81) [ضعيف : المقاصد الحسنة للسخاوی (579) السلسلة الضعيفة (1502)]

(82) [ضعيف : أحاديث معلة ظاهرها الصحة للوادعي (247) السلسلة الضعيفة (1514)]

(83) [ضعيف : كشف الخفاء (19/1) السلسلة الضعيفة (1546)]

(84) [ضعيف : الكشف الالهي للطرابلسي (681) اللؤلؤ المرصوع للمشيشي (414)]

"ملک الموت کا سامنا کرنا تلوار کی ہزار (1,000) ضربوں سے زیادہ سخت ہے۔"

سات کاموں سے پہلے اعمال میں جلدی کرو

(86) ﴿بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا ، هَلْ تَنْتَظِرُوْنَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ غِنًا مُطْغِيًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوِ الدَّجَّالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ﴾

"سات کاموں سے پہلے پہلے اعمال صالحہ بجا لانے میں جلدی کرو' کیا تم (سب کچھ) بھلا دینے والے فقر و فاقے' یا سرکش بنا دینے والی تونگری' یا بگاڑ دینے والی بیماری' یا ضعیف العقل بنا دینے والے بڑھاپے' یا ہلاک کر دینے والی موت یا دجال کے منتظر ہو' پس دجال سب سے برا غائب ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے یا تم قیامت کے منتظر ہو' پس قیامت بہت سخت اور کڑوی چیز ہے۔"

فتویٰ جہنم میں لے جانے کا بھی باعث بن سکتا ہے

(87) ﴿أَجْرَؤُكُمْ عَلَى الْفُتْيَا أَجْرَؤُكُمْ عَلَى النَّارِ﴾

"فتویٰ دینے میں تمہارا سب سے زیادہ جرات مند آتش جہنم میں جانے میں بھی تم میں سب سے زیادہ جرات مند ہے (مراد یہ ہے کہ فتویٰ دینے میں احتیاط کرنی چاہیے' جلد بازی سے اجتناب کرنا چاہیے' مبادا کہ بلا تحقیق کوئی ایسا غلط فتویٰ صادر ہو جائے جو جہنم میں لے جانے کا موجب بن جائے)۔"

---

(85) [ضعیف جدا : ترتیب الموضوعات ذہبی (1071) الموضوعات لابن الجوزی (220/3)]

(86) [ضعیف : ذخیرة الحفاظ لابن طاہر (2313/2) السلسلة الضعیفة (1666)]

(87) [ضعیف : السلسلة الضعیفة (1814)]

مومن کی فراست سے بچو

(88) ﴿ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ ﴾

''مومن کی فراست (تیز فہمی ودانائی) سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور کے ساتھ دیکھتا ہے۔''

دنیاوی عیش وعشرت کیلئے مال جمع کرنے والا بے عقل ہے

(89) ﴿ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ ﴾

''دنیا ایسے شخص کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں اور ایسے شخص کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں اور اس کے لیے وہی شخص (مال ومتاع) جمع کرتا ہے جس میں عقل نہیں۔''

کھانے کے آخر میں پانی پینے کی ممانعت

(90) ﴿ لَا تَجْعَلُوا آخِرَ طَعَامِكُمْ مَاءً ﴾

''پانی کو اپنے کھانے کی آخری چیز مت بناؤ۔''

دلوں کے زنگ کا علاج

(91) ﴿ إِنَّ لِلْقُلُوبِ صَدَأً كَصَدَإِ الْحَدِيدِ وَجِلَاؤُهَا الْاِسْتِغْفَارُ ﴾

''لوہے کی طرح دل بھی زنگ آلود ہو جاتے ہیں اور ان کا علاج استغفار ہے۔''

---

(88) [ضعيف : تنزيه الشريعة للكناني (305/2) الموضوعات للصغاني (74)]

(89) [ضعيف جدا : الأحاديث التي لا أصل لها في الاحيا للسبكي (344) تذكرة الموضوعات للفتنى (174)]

(90) [اس کی کوئی اصل نہیں۔ السلسلة الضعيفة (2096)]

(91) [موضوع : ذخيرة الحفاظ (1978/2) السلسلة الضعيفة (2242)]

جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف

(92) ﴿ رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ ﴾

''ہم جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف لوٹے ہیں۔''

بلاوجہ چھوڑے گئے ایک روزے کی قضاء کبھی نہیں دی جاسکتی

(93) ﴿ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فِيْ غَيْرِ رُخْصَةٍ رَخَّصَهَا اللّٰهُ لَهُ ، لَمْ يَقْضِ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ ﴾

''جس نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ کسی رخصت واجازت کے بغیر رمضان کے کسی دن کا روزہ چھوڑا تو ساری زندگی کے روزے بھی اس کی قضا نہیں بن سکتے اگر وہ یہ روزے رکھ بھی لے۔''

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا جنت میں داخل ہونے کا انداز

(94) ﴿ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَبْوًا ﴾

''بے شک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں پیٹھ کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوں گے۔''

طلاق اللہ تعالیٰ کی مبغوض ترین چیز

(95) ﴿ أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ ﴾

---

(92) [اس کی کوئی اصل نہیں۔ الأسرار المرفوعة (211) تذكرة الموضوعات لفتنى (191) شیخ البانیؒ نے اسے منکر کہا ہے۔ السلسلة الضعيفة (478)]

(93) [ضعیف تنزيه الشريعة (148/2) الترغيب والترهيب (74/2)]

(94) [موضوع۔ المنار المنيف لابن القيم (306) الفوائد المجموعة للشوكاني (1184)]

''حلال اشیاء میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسند چیز طلاق ہے۔''

نبی ﷺ کی مدینہ تشریف آوری پر عورتوں اور بچوں کے اشعار

(96) ﴿ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ جَعَلَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ وَالْوَلَائِدُ يَقُوْلُوْنَ :

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا

أَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ

مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ جِئْتَ بِالْأَمْرِ الْمُطَاعِ

''جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو خواتین' بچے اور غلام یہ اشعار پڑھنا شروع ہو گئے:

ہم پر چودھویں کا چاند طلوع ہوا ہے' ہم پر شکر واجب ہے۔

اے جنوب کی پہاڑیوں کی جانب سے ہم میں بھیجے جانے والے!

تو ایسا حکم لے کر آیا ہے جس کی اطاعت واجب ہے۔''

حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے

(97) ﴿ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ ' فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ ﴾

''حسد سے بچو' کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔''

---

(95) [ضعيف : العلل المتناهية لابن الجوزي (1056/2) الذخيرة (23/1)]

(96) [ضعيف : احاديث القصاص لابن تيمية (17) تذكرة الموضوعات (196)]

(97) [ضعيف : التاريخ الكبير (272/1) مختصر سنن أبي داود للمنذري (226/7)]

حکمرانوں کے ہاتھوں ملنے والی سزادر حقیقت اللہ کیطرف سے ہوتی ہے

(98) ﴿ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ : أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا ، مَالِكُ الْمُلُوْكِ ، مَلِكُ الْمُلُوْكِ ، قُلُوْبُ الْمُلُوْكِ فِيْ يَدِيْ ، وَ إِنَّ الْعِبَادَ إِذَا أَطَاعُوْنِيْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا عَصَوْنِيْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالسَّخَطِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ ، فَلَا تَشْغَلُوْا أَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوْكِ وَلٰكِنْ أَشْغِلُوْا أَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ أَكْفِكُمْ مُلُوْكَكُمْ ﴾

”بلاشبہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ میں اللہ ہوں' میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں' (میں ہی) بادشاہوں کا مالک ہوں' بادشاہوں کا بادشاہ ہوں' بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور یقیناً جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو میں ان کے بادشاہوں کے دل ان پر شفقت ورحمت اور نرمی کے ساتھ پھیر دیتا ہوں (یعنی حکمرانوں کے دل رعایا کے لیے نرم کر دیتا ہوں) اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان کے بادشاہوں کے دل ان پر ناراضگی وانتقام کے ساتھ پھیر دیتا ہوں' پھر وہ انہیں (یعنی میرے نافرمانوں کو) برا عذاب چکھاتے ہیں۔ لہٰذا اپنے نفسوں کو بادشاہوں پر بددعائیں کرنے میں مشغول نہ رکھو بلکہ اپنے آپ کو ذکر وعاجزی میں مشغول کرو' میں تمہارے بادشاہوں کو تم (پر ظلم وزیادتی) سے روک دوں گا۔“

نومولود کے کان میں اذان واقامت

(99) ﴿ الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ فِيْ أُذُنِ الْمَوْلُوْدِ ﴾

---

(98) [ضعیف جدا : الأحادیث القدسیة للعیسوی (43) السلسلة الضعیفة (602)]

"نومولود بچے کے کان میں اذان واقامت کہنا۔"

دانائی کا زیادہ مستحق کون؟

(100) ﴿ اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ كُلِّ حَكِيْمٍ فَإِذَا وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ﴾

"دانائی ہر حکیم کی گمشدہ چیز ہے جب وہ اسے پالیتا ہے تو وہی اس کا زیادہ مستحق ہوتا ہے۔"

جمع وترتیب: شیخ احسان بن محمد العتیبی ﷾ (تلمیذ البانیؒ)

ترجمہ وتقدیم: حافظ عمران ایوب لاہوری ﷾

(99) [ضعیف جدا : بیان الوھم لابن القطان (594/4) المجروحین لابن حبان (128/2) السلسلة الضعیفة (494/1)]

(100) [ضعیف : المتناھیة لابن الجوزی (96/1) سنن الترمذی (51/5)]

